مدینۃ المسیح

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ۱۷ اپریل ۱۹۲۹ء چند یوم کے لئے پالم پور ضلع کانگڑہ تشریف لے گئے۔ حضور عنقریب واپس تشریف لانے والے ہیں۔ حضور نے ان ایام میں حضرت مولوی شیر علی صاحب بی اے کو مقامی امیر مقرر فرمایا۔

۱۹ اپریل ۲۹ء کو مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ایبٹ آباد سے واپس تشریف لے آئے ؛

احمدیہ یونین کلب قادیان پولیس ٹیم کے ساتھ ہاکی میچ کھیلنے کے لئے ۲۰ اپریل ۱۹۲۹ء گورداسپور گئی۔ اور جیت کر واپس آئی ؛

ڈیڑھ سو ۱۵۰ صفحہ کی کتاب صرف پانچ آنے میں

"الفضل" کا خاتم النبیین نمبر جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے رشحات قلم کے علاوہ بزرگان سلسلہ احمدیہ اور احمدی خواتین کے نہایت اعلیٰ پایہ کے مضامین اور نظمیں شائع کی جائینگی۔ علاوہ ازیں معزز غیر مسلم و غیر احمدی اصحاب کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات کے متعلق مضامین اور نظمیں درج کی جائینگی۔ کتابی سائز کے لحاظ سے ڈیڑھ سو صفحہ کی کتاب کے برابر ہوگا۔ اس کی لکھائی چھپائی بھی اعلیٰ درجہ کی ہوگی۔ اور ٹائٹل خاص طور پر نہایت خوشنما ہوگا۔ باوجود اس قدر خوبیوں کے قیمت صرف پانچ آنے فی پرچہ ہوگی۔ یہ پرچہ نہ صرف ۲ جون کے جلسوں میں سُنانے اور لیکچر تیار کرنے کے لئے نہایت قیمتی معلومات مہیا کریگا بلکہ ایک مستقل تصنیف کی حیثیت میں بھی کام دیگا۔ اور غیر مسلم دنیا پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان والا کا سکہ جما دیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس وقت تک کئی ایک نہایت قیمتی مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ ہندوستان کے چوٹی کے شعرا کی نظمیں حاصل کی جا رہی ہیں۔ فلسطین کی ایک مشہور اہل قلم خاتون کا مضمون بذریعہ مولوی جلال الدین صاحب شمس موصول ہو چکا ہے۔ غرض ہر لحاظ سے یہ پرچہ نہایت شاندار ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے۔ کہ اس دفعہ یہ پرچہ کم از کم ۱۵ ہزار شائع ہو۔ اگر احباب کوشش فرمائیں تو حضور کی اس خواہش کا پورا کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ ہم تمام احمدی احباب کو عموماً اور جنھوں نے گذشتہ سال کے پرچہ کی اشاعت میں حصہ لیکر شکریہ کا موقعہ دیا تھا۔ خصوصاً اس طرف توجہ دلاتے ہیں ؛

گذشتہ سال احباب کرام کی کوششوں سے اس پرچہ کو اس قدر مقبولیت حاصل ہوئی تھی کہ دوسرا ایڈیشن شائع کرنا پڑا تھا۔ لیکن اس میں بہت وقت لگ گیا تھا۔ اور احباب کو اس انتظار کی بہت تکلیف برداشت کرنا پڑی تھی۔ اس دفعہ قطعی طور پر فیصلہ کر لیا گیا ہے کہ دوسرا ایڈیشن نہ شائع ہو۔ پس احباب کو چاہیئے کہ فوراً پرچوں کی تعداد سے بہت جلد مطلع فرمائیں تاکہ اسے مدنظر رکھ کر چھپائی کا کام شروع کرا دیا جائے ؛

اخبار الفضل کا خاتم النبیین نمبر اور احباب کرام

۱۹-اپریل تک حسب ذیل احباب کرام نے الفضل کے خاتم النبیین نمبر کے لئے خریداری کی درخواستیں بھیجی ہیں۔ جن کے ہم شکر گذار ہیں۔ دوسرے اصحاب کو بھی جلد توجہ فرمانی چاہیئے :-

(۱) چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے سکول یارڈی ۔۔ ۵۰	(۷) بابو بشیر احمد صاحب فورٹ لاکھارٹ ۔۔ ۱۵
(۲) بابو اختر علی صاحب بھاگلپور ۔۔ ۵۰	(۸) شیخ طفیل احمد صاحب چندوسی ۔۔ ۱۵
(۳) بابو حشمت علی صاحب سامانہ ۔۔ ۲۰	(۹) ڈاکٹر محمد شریف صاحب بائل گنج ۔۔ ۱۰
(۴) خانصاحب انوار حسین صاحب رئیس شاہ آباد ۔۔ ۲۰	(۱۰) مستری رحیم اللہ صاحب شاہ آباد ۔۔ ۵
(۵) بابو محمد سعید صاحب سرگودہ ۔۔ ۲۰	(۱۱) میاں دوست محمد صاحب کوٹ مومن ۔۔ ۴
(۶) چوہدری شاہ محمد صاحب چک نمبر ۳۳ ۔۔ ۲۰	(۱۲) منشی امیر محمد خان صاحب آدم پور ۔۔ ۴

پرچہ کی چھپائی عنقریب شروع کرادی جائے گی۔ احباب کو تعداد مطلوبہ سے جلد مطلع فرمانا چاہیئے :-

قیمت فی پرچہ ۵ ؍ ۴ سے ۲۵ تک ۴ ؍ ۲۶ سے ۱۰۰ تک ۴ ؍ ۱۰۰ سے زائد ۲۵ فی صدی کمیشن

اس کے علاوہ محصول ڈاک یا خرچہ ریلوے دفتر "الفضل" کے ذمہ ہوگا۔ یہ مزید رعایت ہے :-

تمام فرمائشات کی تعمیل نقد پیشگی قیمت آنے پر یا بذریعہ وی۔ پی ہوگی۔ فیس منی آرڈر و رجسٹری بذمہ خریدار۔ کوئی پرچہ واپس نہیں لیا جائے گا۔ مستقل ایجنسیوں اور سکرٹری و پریزیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی متفقہ تحریر پر کہ قیمت بہرحال فلاں تاریخ تک ادا ہو جائے گی۔ بغیر وی۔ پی بھی پرچے بھیجے جاسکیں گے۔ ایجنسیاں فی پرچہ ۵ ؍ کے حساب سے فروخت کریں گی :-

مستقل خریداران "الفضل" کو (جن سے کم از کم ایک ماہ پیشتر اور دو ماہ بعد کی قیمت آچکی ہو۔ یا چھ ماہ کے لئے خریدار نہیں) یہ پرچہ مفت ملے گا :-

مہتمم طبع واشاعت (الفضل) قادیان۔

بقاپوری نے ۲۲ مارچ ۱۹۲۹ء کو پڑھا۔ محمد حسین مبلغ تخصیل بھاکوٹ

ولادت

۱- میرے ہاں ۷ اپریل۔ لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب دعا کریں۔ خداوند کریم مولود مسعود کی عمر دراز کرے۔ اور سلسلہ احمدیہ کا فرمانبردار خادم بنائے۔ مرزا محمد حسین سرگودہ

۲- اللہ تعالے نے خاکسار کو اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں۔ مولا کریم عمر دراز کرے۔ اور دین کا خادم بنائے :-

فضل احمد۔ احمدی جالندھر۔

دعائے مغفرت

۱- میری لڑکی سجادہ بیگم فوت ہوگئی ہے احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار ربیع الدین۔ جہاد ریال :-

۲- خواجہ غلام محی الدین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ باڑی پورہ کشمیر عرصہ ایک ماہ بیمار رہ کر ۳ اپریل ۱۹۲۹ء کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ مرحوم ایک مخلص احمدی اور سلسلہ پر دل و جان سے فدا تھے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ محمد شریف

۳- میری لڑکی ۳-اپریل فوت ہوگئی۔ احباب مغفرت کے لئے دعا کریں۔ مرزا عبدالکریم جنید۔ ۴- میری اہلیہ صاحبہ خورشید بیگم ۱۱-اپریل فوت ہوگئیں۔ مرحومہ ایک پارسا خاتون تھیں۔ اور تبلیغ کا از حد شوق تھا۔ خدا تعالے غریق رحمت کرے۔ مرحومہ نے وصیت کی ہوئی تھی۔ اس لئے مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالے نے جنازہ پڑھایا تھا۔ خواجہ محمد شریف احمدی سیالکوٹ

اخبار احمدیہ

تبلیغی دورہ

مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل کو ضلع ہوشیارپور و ملحقہ انجمنوں کے دورہ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اس کیلئے ان کا جو پروگرام تجویز ہوا ہے۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :- ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

(۱) مجوال - ۲۵ - اپریل	۸- بھگلانہ۔ میانہ ۴-۵ مئی
۲- بلاچور - ۲۶ - "	۹- اہرانہ - ۶-۷ "
۳- کراور - ۲۷ - "	۱۰- ہوشیارپور - ۸-۹-۱۰ "
۴- سڑوعہ بیگم پور ۲۸-۲۹ "	۱۱- جمنیاں فریدیال - ۱۱-۱۲ "
۵- پنام - ۳۰ - "	۱۲- بیگم پور جنڈیانہ۔ سرتنت پور بھیرہ ۱۳-۱۴ مئی
۶- کروٹہ شنکر بیرم پور۔ یکم - ۲ مئی	۱۳- دسوہہ رحمیہ - ۱۵-۱۶ "
۷- ماہل پور - ۳ - مئی	۱۴- غازی پور - ۱۷ - مئی

درخواست ہائے دعا

۱- خاکسار رشوت وصول دینے کی تہمت سے انسپکٹر ہو کر آیا ہے۔ الحمد للہ چونکہ میرا کیس ایجنٹ صاحب ریلوے کے پاس برائے فیصلہ گیا ہوا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار غلام محمد خیر۔

۲- میرا بچہ بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عبدالعزیز علی پور

۳- میری خوشدامن صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں اب چند دنوں سے تکلیف زیادہ ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ میری بیوی اور لڑکے کی صحت بھی عرصہ سے خراب چلی آتی ہے۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار رحمت اللہ شاکر

۴- چند عرصہ سے ایک مصیبت میں مبتلا ہے۔ تمام احمدی احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالے نجات دے۔ ایم۔ اے علی فاروقی سرا آدرنگ آباد

۵- میرے لڑکے کو جنون کی بیماری ہوگئی ہے۔ سب بھائیوں سے درخواست ہے۔ کہ صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ مستری جمال دین سرگودہ

۶- چوہدری باغ الدین صاحب ذیلدار چک ۳۰ کے بچے اور تین گھوڑیاں ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور انہیں بعض خانگی مشکلات درپیش ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔ خاکسار شریف احمد۔

اعلان نکاح

مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۲۹ء چوہدری سلطان علی صاحب کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ پولیس گجرات کا نکاح فاطمہ بیگم بنت چوہدری محمد شفیع صاحب احمدی ساکنہ طالب پور ضلع گورداسپور سے بعوض مہر ۵۰۰ روپیہ حافظ عبدالجلیل صاحب نے پڑھا۔ بندہ محمد حسین ساکن طالب پور ضلع گورداسپور

عزیز حسن محمد ولد قائم الدین صاحب موضع جمبولال ڈاکخانہ گوردا کا نکاح مسماۃ نذیر بیگم بنت حسین بخش صاحب موضع دولت پور نزد ٹھٹھانکوٹ کے ساتھ بعوض مہر مبلغ پانسو روپیہ مولوی محمد ابراہیم صاحب

مولوی اللہ دتا صاحب کھاریاں میں

گیانی کرتار سنگھ صاحب کو انعام

۱۰-اپریل ساڑھے دس بجے صبح مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل یہاں آئے حسن اتفاق سے یہ دن مستورات کے ہفتہ وار اجلاس کا دن تھا۔ اس لئے مستورات نے مولوی صاحب سے باصرار درخواست کی کہ وہ انہیں اپنے وعظ سے مستفیض فرمائیں۔ متواتر تین چار دن کئی کئی گھنٹے بولنے کے باعث آپ کا گلا کسی قدر خراب تھا۔ نیز اسی روز رات کو آپ نے ایک پبلک لیکچر دینا تھا۔ مگر مستورات کے اصرار پر آپ نے نماز ظہر کے بعد ان کے جلسہ میں "شکر" کے متعلق ایک مختصر مگر جامع تقریر کی۔ اسی روز نماز عشا کے بعد آپ نے اسلام کا فطرتی۔ تمدنی۔ اور مذہبی طور پر امن مذہب ہونا ثابت کرتے ہوئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کے متعلق گذشتہ سال کے ۱۷ جون والے جلسوں کا ذکر کیا۔ اور گیانی کرتار سنگھ صاحب کو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مضمون لکھنے والوں میں سے گذشتہ سال دوم درجہ پر رہے تھے قادیان سے آیا ہوا پچاس روپے کا نقد انعام پبلک کے سامنے دیا جس پر گیانی صاحب نے بھی ایک مختصر سی تقریر کی۔ اور آئندہ بھی ایسے جلسوں میں حصہ لینے کا وعدہ کیا۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے مسلمانوں کو خصوصاً اور عام پبلک کو عموماً ۲۔ جون کے جلسوں کو کامیاب بنانے کی تحریک کی :-

خاکسار سعد الدین۔ احمدی۔ بی۔ اے کھاریاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۸۳ قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۲۹ء جلد ۱۶

"صوبہ سرحدی میں اصلاحات کے نفاذ کی تحریک اسمبلی میں"

اسمبلی کے حال کے سیشن میں سر جارج سوشسٹر وزیر خزانہ نے صوبہ سرحدی کی مد کے متعلق جب مطالبہ زر پیش کیا۔ تو میاں محمد شاہ نواز صاحب نے صوبہ سرحد میں دیگر صوبجات کی طرح سے اصلاحات رائج نہ کرنے کے باعث بطور پروٹسٹ اس مطالبہ سے ایک سو روپیہ کی تخفیف کرنے کی تحریک کی۔ میاں صاحب کی یہ تحریک چونکہ مضبوط منصفانہ بنیاد پر تھی۔ اس لئے ہندو ممبروں کو بھی اس کی مخالفت کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ اس پر سر ڈینس برے کو مخالفانہ تقریر کرتے ہوئے سوراجی بنچوں کی طرف ہاتھ اٹھا کو نہائت افسردگی کے ساتھ کہنا پڑا۔

"مجھے ان بنچوں سے دانشمندانہ الفاظ کی توقع تھی۔ مگر مجھے ادھر سے ایسے الفاظ سنائی نہیں دیتے"

گویا آپ کو یقین تھا۔ کہ سوراجی ممبر ضرور اس تحریک کی مخالفت کرینگے۔ سر ڈینس برے کے ان الفاظ سے جہاں یہ بات واضح ہوتی ہے۔ کہ سوراجی ممبر اس سے قبل ہمیشہ سرحد میں نفاذ اصلاحات کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ وہاں یہ بھی ترشح ہوتا ہے کہ اب انہوں نے غلطی کا احساس کر کے اس روش کو ترک کر چکے ہیں۔ اور کہا جا سکتا ہے۔ اب اسمبلی کے جملہ اراکین بلا تمیز مذہب و ملت اس بات پر متفق ہیں۔ کہ صوبہ سرحد کو اصلاحات دے دی جائیں۔ چنانچہ مسٹر رنگا آئر نے تقریر کرتے ہوئے صاف طور پر کہا۔

"اس بارہ میں ہندو لیڈروں میں اتفاق ہے۔ کہ سرحد کو اصلاحات ملنی چاہئیں۔ ہندو مسلم اتحاد کا سوال مسئلہ سرحد کے ساتھ وابستہ ہے"

اسی طرح مسٹر بی۔ آر داس نے کہا:۔

"ہم شمالی مغربی سرحدی صوبہ کے مسئلہ کو ایک قومی مسئلہ سمجھتے ہیں۔ اور ہمارا یقین ہے۔ کہ اس مسئلہ کا حل سوراجیہ کو قریب تر لائے گا"

اسی طرح دیگر ہندو و مسلم ممبران نے نفاذ اصلاحات کی تائید میں زبردست تقریریں کیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ۶۷ کے مقابلہ میں صرف ۴۳ آراکی مخالفت سے میاں شاہ نواز صاحب کی تحریک پاس ہو گئی۔

حکومت کی طرف سے سرحد میں اصلاحات نافذ نہ کرنے کے متعلق جو دلائل دئے گئے۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے۔ کہ اس معاملہ میں "اس ایوان کی پارٹیوں کے لیڈروں کی آراء میں تضاد پایا جاتا ہے"

جس کے متعلق ہم یہی عرض کرینگے۔ کہ اگر یہ صحیح ہے۔ تو اب جبکہ ایوان کی کثرت رائے اس پر متفق ہو گئی ہے۔ گورنمنٹ کو اس پر اصولاً کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئیے۔

ایک بات یہ کہی گئی ہے:۔

"فرقہ داری اصلاحات کے رائج نہ کئے جانے کی وجہ ہے"

اگر تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ارکان اسمبلی کی فرقہ دارانہ روش اس راہ میں روک ثابت ہوئی ہے۔ تو اس صورت میں بھی اب یہ معاملہ صاف ہو چکا ہے۔ لیکن اگر اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ:۔ باشندگان صوبہ سرحدی کی فرقہ داری اصلاحات نافذ نہ کرنے کا باعث ہے۔ تو اس کے متعلق سید مرتضیٰ صاحب کے ان الفاظ پر غور کرنا چاہیئے:۔

"صوبہ سرحد کے ہندو اور مسلمان چاہتے ہیں۔ کہ اس صوبہ میں اصلاحات رائج کی جائیں۔ صوبہ سرحد کے لوگوں نے ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ جس میں گورنمنٹ کو متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ سول نافرمانی کریں گے"

پس خواہ کوئی بھی صورت ہو۔ گورنمنٹ کو سرحد میں اصلاحات کے نفاذ کے لئے اب کوئی عذر نہیں ہونا چاہئیے۔ اور ہندو مسلمانوں کے متفقہ مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے فوراً اصلاحات نافذ کر دینی چاہئیں۔

جیسا کہ میاں شاہ نواز صاحب نے کہا۔ حکومت کی طرف سے ایک عذر یہ بھی پیش کیا جاتا ہے۔ کہ اس صوبہ کے باشندے حکومت کی اہلیت نہیں رکھتے۔ لیکن ۱۹۲۱ء میں سر سیوا سوامی آئر نے اسمبلی میں ایک ریزولیوشن بدیں مضمون پیش کیا تھا۔ کہ صوبہ سرحد میں اصلاحات کے نفاذ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مرتب کی جائے۔ یہ ریزولیوشن پاس ہو گیا۔ اور ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس نے مکمل تحقیقات کے بعد فیصلہ دیا:۔

"اس صوبہ کے لوگ اپنے ملک پر خود حکومت کرنے کی ذہانت رکھتے ہیں"

جب سنہ ۱۹۲۱ء میں ثابت ہو چکا ہے۔ کہ صوبہ سرحدی کے باشندے اپنے صوبہ پر حکومت کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ تو اب انہیں کس طرح ناقابل قرار دیا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں اس سے خود حکومت پر حرف آتا ہے۔ کہ اتنی مدت حکومت کرنے کے باوجود باشندوں میں ایک محدود دائرہ اختیارات کے ساتھ اپنے صوبہ پر حکومت کرنے کی اہلیت بھی پیدا نہیں کر سکی۔ حکومت کو آئندہ اس عذر کی آڑ ہرگز نہ لینی چاہیئے۔ سنہ ۱۹۲۶ء میں بھی سید مرتضیٰ صاحب کی طرف سے ایک اسی مفہوم کا ریزولیوشن پیش ہو کر اسمبلی میں منظور ہو چکا ہے۔ اس پر بھی حکومت نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ اگر اب بھی ایسا ہی کیا گیا۔ تو بہت افسوسناک امر ہوگا۔ نہ صرف باشندگان صوبہ سرحدی بلکہ خود گورنمنٹ کے مفاد کا تقاضا یہی ہے۔ کہ اب اس سوال کو کھٹائی میں نہ ڈالا جائے۔

سر ڈینس برے نے ایک بات یہ بھی کہی۔ کہ:۔

"اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے لالہ لاجپت رائے نے کہا تھا صوبہ سرحد کے موجودہ حالات میں گورنمنٹ کو اس وقت تک منتظر رہنا چاہئیے۔ جب تک کہ کمیشن اس معاملہ میں اپنی رائے ظاہر نہ کر دے۔ گورنمنٹ نے اس مشورہ پر عمل کیا۔ اور وہ منتظر ہے"

سخت حیرت و استعجاب کا مقام ہے۔ کہ صوبہ سرحد کے جملہ باشندگان کے متفقہ مطالبہ مسلمانان ہند کی معروضات اپنی مقرر کردہ کمیٹی کی رپورٹ اور اسمبلی کی پاس کردہ قراردادوں کے مقابلہ میں حکومت صرف ایک فرد واحد کی رائے پر عمل کر رہی ہے۔ اور اسے فخریہ اسمبلی میں پیش کیا جاتا ہے۔ اب قطعاً اس بارے میں تعویق نہیں ہونی چاہیئے۔

امریکہ میں جرائم کی ترقی

یورپ اگرچہ مادی اور دنیاوی لحاظ سے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ لیکن چونکہ اہل یورپ عملی طور پر کسی مذہب کے پابند نہیں۔ اور ان میں سے اکثر خدا پر بھی ایمان نہیں رکھتے۔ اس لئے ظاہری ترقی کے ساتھ جرائم میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ مسٹر ہوور صدر جمہوریہ امریکہ نے عنان سلطنت ہاتھ میں لیتے ہی جو تقریر کی اس میں بیان کیا:۔

"ممالک متحدہ امریکہ نے جو عظیم الشان ترقی کی ہے۔ اس کی مثال سے تاریخ کے اوراق تہی دامن نظر آتے ہیں۔ لیکن اس ترقی سے ان اہل حضرات پر پردہ نہیں ڈالنا چاہیئے۔ جو حکومت کو لاحق ہو رہے ہیں۔ قانون کا عدم احترام ہے۔ جرائم میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ امتناع کے باوجود شراب کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ قانون کا سخت نفاذ ہی سیدھا راستہ دکھا سکتا ہے"

مسٹر ہوور کا یہ خیال قطعاً غلط ہے۔ کہ قانون کا سخت نفاذ ہی سیدھا راستہ دکھا سکتا ہے۔ سیدھا راستہ دکھانے کی اہلیت صرف سچے اور صحیح مذہب میں ہی ہو سکتی ہے۔ مذہب اور خدا پر ایمان ہی ہے۔ جو انسان کے اندر ایسی اہلیت پیدا کر سکتا ہے۔ کہ وہ خود بخود جرائم سے متنفر ہو جائے۔ اور ان کے ارتکاب سے باز رہے۔ قانون میں یہ طاقت

ہندوستان کے راہنما

۱۳- اپریل کلکتہ کے ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر سوبھاش چندر بوس نے کہا:-

"ہمارے قومی راہنما اور کارکن اپنی قوت وطاقت اور جوش عمل کا کثیر حصہ آپس میں لڑ کر ضایع کر رہے ہیں"

(سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۷ اپریل)

یہ الفاظ اس بات کے مظہر ہیں۔ کہ ہندوستان کے اکثر سیاسی کارکن اور راہنما اپنے دل میں حب وطن اور خدمت ملک کے لئے کوئی اخلاص نہیں رکھتے۔ ان کی تنگ دلی و نفسانیت کے ماتحت ہے۔ کیونکہ لڑائی جھگڑا ہمیشہ وہیں پیدا ہوتا ہے۔ جہاں اپنی ذات اور مفاد کو اصل مقصد سے زیادہ اہم اور مقدم سمجھا جائے۔ جہاں کوئی اہم مقصد پیش ہوتا ہے۔ وہاں جھگڑے کا اول تو احتمال ہی بہت کم ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی جھگڑا پیدا بھی ہو جائے۔ تو وہ ایسی نزاکت اختیار نہیں کرتا۔ کہ طاقت عمل کا کثیر حصہ اس کی نذر ہو جائے۔

مسلمان فرمانرواؤں کی رواداری

ریاست حیدر آباد ہندوستان کی سب سے بڑی حکمران ریاست ہے۔ اس کے مسلمان حکمران ہمیشہ ہندوؤں کے ساتھ محسنانہ سلوک کرتے رہے ہیں۔ اور حال ہی میں موجودہ نظام حیدر آباد نے حدود ریاست میں گئوکشی کی بندش کا حکم دے کر عہد اسلامی میں ہندوؤں کی نازبرداری کی یاد تازہ کر دی ہے اس سے قبل شاہ امان اللہ خان بھی کابل میں ایسا ہی کر چکے ہیں۔ یہ باتیں مسلمان حکمرانوں کی غیر مذاہب سے رواداری اور حسن سلوک کا بین ثبوت ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہندو اپنے حلقہ اقتدار میں مسلمانوں سے کیا سلوک روا رکھتے ہیں۔ اس کا اندازہ نیپال کے آئین و قوانین پر نظر ڈالنے سے ہو سکتا ہے۔ پھر نیپال تو خیر ایک آزاد ریاست ہے۔ خود انگریزی عملداری میں جہاں ہندو اسکھ طاقتور اور مسلمان کمزور ہیں مسلمانوں کو مذہبی حقوق کی ادائیگی سے محروم رکھا جاتا ہے۔ تازہ نظیر ظفروال ضلع گورداسپور کی موجود ہے۔

بقایا دار احمدیہ انجمنیں

اس اخبار میں کسی دوسری جگہ جناب ناظر صاحب بیت المال کا ایک مضمون شائع ہو رہا ہے جس میں ان انجمنوں کو اپنا بقایا ادا کرنے کی تحریک کی گئی ہے۔ جنہوں نے مجوزہ بجٹ کو ابھی تک پورا نہیں کیا۔ چونکہ آمد و خرچ کا بجٹ مجلس مشاورت کے موقعہ پر انجمنوں کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے جس پر پورا غور کرنے کے بعد اسکی ذمہ داری اٹھانے کا اقرار نمائندگان جماعت ایک بہت بڑی [illegible]

اشارات

موجودہ زمانہ کے علماء نے اسلام اور مسلمانوں کو بہت سخت نقصان پہونچایا اور پہونچ رہا ہے۔ اور کیوں نہ پہونچے۔ جبکہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم ان کے متعلق فرما چکے ہیں علماء ھم شر من تحت ادیم السماء کہ اس زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے سب سے بدترین مخلوق ہونگے۔

اب ضرورت ہے۔ اور بے حد ضرورت ہے۔ کہ ان کے مکر و فریب ان کی چالبازیوں اور نفس پرستیوں سے مسلمانوں کو نجات دلائی جائے اور خود انھیں راہ راست پر لایا جائے۔ لیکن یہ کام وہی انسان کر سکتا ہے۔ جسے خدا تعالٰے نے اس کام کے لئے منتخب کیا ہو۔ یا پھر وہ لوگ جو اس برگزیدہ خدا کی آواز پر لبیک کہکر دنیا کی اصلاح کیلئے کھڑے ہوں۔ ورنہ اگر ان علماء میں سے ہی کوئی شخص ان کے خلاف کھڑا ہو کر یہ اعلان کرتا ہے۔ کہ "علماء سو کو گرا دو" تو اس کی وجہ یہ نہیں۔ کہ وہ اصلاح چاہتا یا اصلاح کر سکتا ہے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ وہ خود گر چکا ہے۔ اور نہیں چاہتا۔ کہ اس کے ہم پیشہ تو عیش و عشرت منائیں۔ مال و دولت میں کھیلیں۔ آرام و آسائش کی زندگی بسر کریں۔ اور وہ بیٹھا منہ دیکھتا رہے۔

ایسا شخص جب یہ کہتا ہے۔ کہ "میرا شمار خود مولویوں کی جماعت میں ہے۔ اس لئے میں ان کی حقیقت سے خوب واقف ہوں" تو وہ مولویوں کی جماعت" کی جو "حقیقت" بیان کرے۔ اسے حرف بحرف درست قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کے اس بیان میں کسی کو شک وشبہ نہیں ہو سکتا۔ کہ آج کل کے علماء جس راہ پر چل رہے ہیں "وہ راہ یہی ہے۔ کہ اسلام کے نام سے فتنے پیدا کئے جائیں۔ ملت کو تباہ و برباد کر کے اپنی شکم پری کی جائے" کیونکہ یہ گھر کے بھیدی کا بیان ہے۔ لیکن علماء سو سے رستگاری کی جو تجویز پیش کرے وہ قطعاً قابل اعتنا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ انہی علماء میں سے ایک کے دماغ کی پیداوار ہوگی۔ اور ظاہر ہے۔ ایسے دماغ سے سوائے شر اور فساد کے کچھ نہیں نمودار ہو سکتا۔

ان حالات میں مولوی عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی کی وہ دعوت جو انہوں نے ۱۵- اپریل کے "زمیندار" میں علماء کی جماعت کے متعلق خود اسی جماعت کا ایک فرد ہونے کی حیثیت میں شایع کرائی ہے بے حد توجہ کے قابل ہے۔ لیکن اسے سر انجام دینے کیلئے جو تجویز انھوں نے پیش کی ہے۔ وہ نہایت ہی نامعقول اور شریعت کے صریح خلاف ہونے کی وجہ سے رد کر دینے کے لائق ہے۔

مولوی صاحب موصوف فرماتے ہیں۔ "میں پوری جرأت سے مسلمانوں کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ ان طاغوں کو ایک منٹ بھی مہلت نہ دیں۔ اور انھیں اپنی سیاست اور اپنے دین دونوں دائروں سے یکسر خارج کر دیں۔ کیونکہ وہ نہ سیاست سے واقف ہیں۔ نہ دین ہی کی حقیقت سے آگاہ ہیں۔ وہ صرف فریب و دجل کے ماہر ہیں۔ اور اپنی ذاتی اغراض کے بندے ہیں۔ ان سے ہرگز ہرگز کسی نفع کی امید نہیں کی جا سکتی۔ وہ رہبر نہیں رہزن ہیں"

یہ سب کچھ صحیح اور درست۔ کیونکہ صاحب تجربہ حقیقت سے خوب واقف اور اسی جماعت کے ایک فرد کا بیان ہے۔ لیکن سیاست اور دین سے خارج کرنے کا جو طریق پیش کیا گیا ہے۔ وہ نہایت ہی لغو اور بیہودہ ہے۔

ملیح آبادی عالم صاحب فرماتے ہیں: "ملانوں کے بڑے ہتھیار جن سے وہ اپنے مخالفوں کو زک دیتے اور جن کی قوت سے عوام کے دلوں پر حکومت کرتے ہیں۔ دو ہیں۔ پگڑی اور ڈاڑھی ...... میری رائے میں سب سے پہلا کام کرنے کا یہ ہے۔ کہ ملانوں کے یہ دونوں ہتھیار توڑ کر پھینک دئے جائیں۔ اسکی صورت یہ ہے۔ کہ علماء حق عمامہ و ریش دونو کو عارضی طور پر ترک کر دیں۔ اور عملی نمونہ بن کر عوام کو سمجھانا شروع کر دیں۔ کہ محض پگڑی باندھ لینے اور ڈاڑھی بڑھا لینے سے آدمی نہ تو عالم دین ہی بنجاتا ہے۔ نہ مقدس و پرہیزگار ہی ہو جاتا ہے"

ناظرین کرام نے ملاحظہ فرمایا۔ علماء سو کے اتنے بڑے فتنہ کو جس سے "مسلمانوں کی بارہ سو سال کی پوری تاریخ لبریز ہے" دور کرنے کیلئے کیسی نامعقول تجویز پیش کی گئی ہے۔ ان علماء کے متعلق کہا گیا ہے۔ اور بالکل صحیح کہا گیا ہے۔ کہ "یہ لوگ خدا اور مذہب کے نام پر مخلوق کو گمراہ کرتے ہیں۔ اور اسلام کی آڑ لیکر مسلمانوں کو برباد کرتے ہیں" لیکن ان کے مصلح اعظم کی شان دیکھئے۔ اصلاح کی بنیاد اسلامی شعار کی بربادی پر رکھنا چاہتے ہیں۔

عمامہ تو خیر اپنے اختیار کی چیز ہے۔ چاہے کوئی باندھے۔ یا نہ باندھے لیکن اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ ڈاڑھی رکھنا بانی اسلام علیہ السلام کی سنت ہے۔ اور آپ نے ڈاڑھی رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ لیکن "اسلام کے محافظ" اور "مسلمانوں کے خیرخواہ" کی "مساعی جمیلہ" ملاحظہ ہوں۔ وہ ڈاڑھی کا ترک کر دینا سب سے پہلا کام" قرار دیکر اس پر عمل کرنیکی دعوت دیتے ہیں اور ہندوستان میں اسلام کی سب سے بلند آواز "زمیندار" اسے "علماء حق" اور "علماء سو" میں حد فاصل" قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:- "اس میں کلام نہیں۔ کہ اگر تمام علماء حق اس تجویز پر کاربند ہونیکے لئے آمادہ ہو جائیں (ڈاڑھیاں منڈوا ڈالیں) اور علماء سو اس کی مخالفت میں منہمک رہیں (یعنی ڈاڑھی رکھیں) تو خیار العلماء اور شرار العلماء میں ایک حد فاصل قائم ہو سکتی ہے" انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کیا ملیح آبادی صاحب کی تجویز اور "زمیندار" کی تائید پر کوئی [illegible]

حضرت مسیح موعودؑ اور مسئلہ ولادت مسیحؑ

ناطق فیصلہ

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے "پیغام صلح" ۵ مارچ ۱۹۲۹ء میں پورے دو صفحے "باقی دارد" کی شرط کے ساتھ بعنوان بالا پر کئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس مضمون میں الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء کے مشہور حوالہ کے متعلق زور قلم دکھایا ہے۔ اور ہم "محمودیوں" پر خوب برسے ہیں۔ ہمارا جرم کیا ہے۔ ہمارا قصور کیا ہے جناب ڈاکٹر صاحب کے ہی الفاظ میں پڑھ لیجئے ارشاد فرماتے ہیں:۔

"قادیان سے آواز اٹھی اور سب میاں کے ہو گئے"

قادیان کی آواز پر ہماری "میاں ہٹ" ایک پرانا قصہ ہے۔ جو عشاقِ احمدیت کو ہمیشہ سننا پڑا۔ مگر ڈاکٹر صاحب کے لئے مناسب نہ تھا کہ معاندین کی اتباع شروع کر دیں۔ خیر مجھے ان سے کیا گلہ ہو سکتا ہے اپنا اخلاق کا نیک و بد مظاہرہ کرنے کے لئے "پیغام صلح" کے صفحات "مذاکرہ علمیہ" کے عنوان سے پڑھ سکتے ہیں۔ ہاں میں آپ سے باادب عرض کرتا ہوں "محمودی" "قادیان کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے مجبور ہیں۔ اور قادیان سے نکل جانے والوں کی بابت پر کان دھرنے سے معذور۔ کیونکہ ان کے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

"یہ آریہ جو مرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ پسند نہیں کیا۔ کہ اس کے مرکز تجلیات (قادیان) میں کوئی ہم پر افترا کرے۔ واقعی یہ بڑی خباثت کا کام ہے۔ کہ اپنی آنکھوں سے نشان دیکھیں اور پھر نہ صرف خود انکار کریں۔ بلکہ اوروں کو بھی بہکائیں۔ یہ سخت برا کام تھا۔ جو انہوں نے اپنے ذمہ لیا۔ جیسے روشنی میں ظلمت نہیں ٹھہر سکتی۔ ایسے ہی اس مقام میں جو تجلیات وانوار الٰہی کا مرکز ہو۔ کوئی سیاہ دل خالف بہت مدت نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی لئے فرمایا۔ قرآن مجید میں لا یجاورونک فیہا الا قلیلا" (اخبار بدر ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء)

میرے خیال میں ایک سچے احمدی کے لئے ان الفاظ میں بصیرت کے بہت سے سامان ہیں۔ اے کاش ہمارے بھائی غور فرمائیں۔

حضرت مسیح ناصری کی بن باپ ولادت کے متعلق حضرت اقدس نے بیان فرمایا ہے:۔

ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بے باپ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ نیچری جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا وہ بڑی غلطی پر ہیں۔ ایسے لوگوں کا خدا مردہ خدا ہے اور ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بے باپ پیدا نہیں کر سکتا۔ ہم ایسے آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ (پیغام صلح ۵ مارچ ۱۹۲۹ء بحوالہ الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء)

ان کھلے اور واضح الفاظ کی تاویل ممکن نہیں۔ اور افسوس ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف اپنی سر دردی کے باوجود ناکام رہے ہیں۔ میں ان کی ساری ژولیدہ بیانی کو اس جگہ نقل نہیں کر سکتا۔ ہاں اپنے احباب سے چاہتا ہوں کہ وہ حضرت اقدس کے اول الذکر ارشاد کی تصدیق کے لئے ڈاکٹر صاحب کی "سنجیدہ بیانی" اور "مذاکرہ علمیہ" کا ضرور مطالعہ کریں۔

ڈاکٹر صاحب نے "ہمارا طریق استدلال مسئلہ ولادت مسیحؑ میں" کی سرخی کے ماتحت تحریر فرمایا ہے:۔

"اگر کوئی استدلال کرے اور قرآن میں سے متعدد آیات میں سے نکال کر دکھائے کہ قرآن سے سنت اللہ یہی نظر آتی ہے کہ ماں اور باپ کے مرکب نطفہ سے انسانی بچہ پیدا ہوتا ہے۔ جیسے کہ آیت انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج اور یا ایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر و انثی سے ظاہر ہے۔۔۔۔ لہٰذا اگر مسیح انسان ہے۔ تو قرآن سے اس کی پیدائش بغیر باپ کے سنت اللہ کے خلاف ٹھہری۔ جس طرح مسیح کا زندہ جسم عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر چڑھنا سنت اللہ کے خلاف ہے" نیز لکھا ہے "گذشتہ دنوں میں نے ولادت مسیح کے متعلق تین مضامین پیغام صلح میں شائع کئے تھے۔ جن میں دکھایا تھا۔ کہ قرآن کریم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بن باپ ہونیکا عقیدہ نکلتا معلوم نہیں ہوتا"

اور پھر حسرت اور افسوس سے لکھتے ہیں:۔

"کاش کہ یہ مسئلہ (بن باپ ولادت مسیحؑ) حضرت صاحب کی راہ میں آجاتا تو آپ اس کی دھجیاں اڑا دیتے کہ دنیا دیکھتی مگر افسوس کہ مصلحت الٰہی نے اس وقت نہ چاہا"

گویا جناب کے نزدیک حضرت مسیح کی بغیر باپ پیدائش "سنت اللہ کے خلاف" ہے۔ یہ عقیدہ قرآن کریم سے ثابت نہیں۔ آیات قرآنی کے مخالف ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق کوئی فیصلہ کن ارشاد نہیں فرمایا میں ان ہر چہار دعاوی کے ابطال کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بالکل واضح حوالہ پیش کرتا ہوں۔ لکھا ہے:۔

"ایک شخص کا سوال پیش ہوا۔ کہ کیا یہ ضروری ہے کہ مسیح کو بن باپ مانا جائے۔ فرمایا قرآن شریف سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے۔ اور قرآن شریف پر ہم ایمان لاتے ہیں۔ پھر قانون قدرت میں ہم اس کے برخلاف کوئی دلیل نہیں پاتے۔ کیونکہ سینکڑوں کیڑے مکوڑے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جو نہ باپ رکھتے ہیں اور نہ ماں۔ قرآن شریف میں جہاں اس کا ذکر ہے وہاں خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کے دو عجائب نمونوں کا ذکر کیا ہے۔ اول حضرت زکریا کا ذکر ہے۔ کہ انہی پیرانہ سالی میں جہاں کہ بیوی بھی بانجھ تھی۔ خدا نے بیٹا پیدا کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ دوسرا واقعہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی ایک اور قدرت عجیبہ کا نمونہ ہے۔ اس کے ماننے میں کونسا حرج پیدا ہوتا ہے قرآن مجید کے پڑھنے سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح بن باپ ہے۔ اور اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ نے تکمیل آدم بھی فرمایا۔ اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ اس میں ایک عجوبہ قدرت ہے جس کے واسطے آدم کی مثال کا ذکر کرنا پڑا"

(اخبار بدر ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء)

حضرت اقدس کے الفاظ نہایت واضح ہیں کسی قسم کا ابہام نہیں امید ہے۔ کہ اب ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہمراہی اصحاب پر ظاہر ہو جائیگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح کی "ولادت بلا باپ" کی کس طرح "دھجیاں" اڑا دی ہیں اور بن باپ پیدائش کے اعتقاد کو ضروری اور قرآن مجید سے ثابت شدہ اور قانونِ قدرت کے مطابق قرار دیا ہے۔ اے اہل پیغام! الیس منکم رجل رشید؟

حضرت اقدس فرماتے ہیں یہ مسئلہ قرآن پاک سے ثابت ہے۔ جس پر ہم ایمان لاتے ہیں۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب کا یہ گستاخانہ جملہ شائستہ اعتنا نہیں کہ:۔

"ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ ولادت مسیحؑ کا مسئلہ محض ایک تاریخی واقعہ ہے۔ یا زیادہ سے زیادہ ایک علمی مسئلہ ہے"۔ نہیں نہیں۔ یہ ایک قرآنی مسئلہ ہے۔ اور اس کا ماننا ضروری ہے۔ بس اس ایک حوالہ پر ہی اکتفا کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب موصوف کے ہی الفاظ میں ان سے عرض کرتا ہوں

"اے کیوں اس معصوم (حضرت اقدس) پر ظلم کرتے ہو تم کیوں اس قدر اس خدا کے برگزیدہ کے درپردہ دشمن ہو گئے ہو تم نے اس معدن علم وحکمت کی دنیا میں کیا حیثیت بنا رکھی ہے۔ کچھ تو شرماؤ۔ ہماری دشمنیاں تمہیں صراط مستقیم سے نہ گرا دیں۔ یہ صرف ہماری دشمنی ہے۔ جو تم سے سب کچھ کروا رہی ہے"

خاکسار اللہ دتا جالندھری قادیان

اشتہار مفت شائع کرائیں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے گذشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے جماعت کی ترقی کے متعلق جو امور بیان کئے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا۔ کہ ضروریاتِ زندگی کی خرید و فروخت میں آپس میں تعاون کیا جائے احمدی دکاندار دوسرے مقامات کے احمدیوں سے مال منگائیں اور انہیں فروخت کریں۔

اس بارے میں سہولت پیدا کرنے کیلئے ہم اعلان کرتے ہیں کہ جو احمدی بھائی دوسرے مقامات کے احمدیوں کو کسی قسم کا تجارتی مال بھیج سکتے ہیں وہ اس قسم کا اعلان الفضل میں مفت کرا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ الفضل کے خریدار ہوں۔ اور اگر پہلے خریدار نہ ہوں تو اب کم از کم ایک سال کیلئے خریدار بن جائیں۔ اور اپنا اعلان مختصر الفاظ میں برائے اشاعت بھیج دیں جو اشتہارات کے کالم میں ایک بار مفت شائع کر دیا جائیگا یہ بات خاص طور پر مدنظر رہے کہ اعلان نہایت مختصر الفاظ میں ہو تا کہ جلدی اور عمدگی سے شائع کیا جا سکے۔

فوائد تعلیم النسوان

(از سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی)

تعلیم النسوان کی اہمیت اب اس قدر واضح ہو چکی ہے۔ اور یہ سوال اس قدر مختلف طریق سے ہندوستان میں زیر بحث آچکا ہے۔ کہ اس کے شروع کرنے کے لئے کسی تمہید وغیرہ کی چنداں ضرورت نہیں ؛

(۱) ظاہر ہے کہ تعلیم یافتہ عورت اپنی اولاد کی تربیت جس عمدگی اور کامیابی کے ساتھ کر سکتی ہے۔ اس طرح ایک جاہل عورت نہیں کر سکتی۔ تعلیم یافتہ ماں اپنی اولاد کو احکام مذہب اور قومی ضروریات کے مطابق پروان چڑھا سکتی ہے۔ بچوں کی خود ہی استاد اور خود ہی معلم بن سکتی ہے۔ خود حفظ صحت کے اصول پر اپنی زندگی بسر کر سکتی ہے۔ اور انہیں اصول پر بچوں کو پرورش کر سکتی ہے۔ جس سے بچوں کے نشو ونما پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ جو بچے ایسی ماؤں کی گود میں پروان چڑھیں گے۔ انہیں شروع سے ہی اپنے ہم عمر بچوں پر ایک فوقیت حاصل ہوگی۔ اور وہ بڑے ہو کر دنیا کے لئے نہایت مفید وجود ثابت ہوں گے۔ خلاف اس کے ایک جاہل عورت اولاد کی تربیت ایسے احسن طریقے سے نہیں کر سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کا بنیادی پتھر ماں اور صرف ماں کے ہاتھ سے پڑتا ہے۔ اگر بنیاد ہی غلط ہوگی۔ تو عمارت کا دل یقیناً خراب ہوگا۔ جن عورتوں کو مذہب اور اخلاق کی تعلیم نہ دی جائیگی۔ تمدن سے بالکل بے بہرہ اور ناواقف رکھا جائیگا۔ بچوں کی تربیت کا جنہیں علم نہ ہوگا۔ بزرگان ملت اور بڑے لوگوں کے حالات سے وہ کیونکر آشنا ہوں گی۔ ایسی عورتوں کی گود میں پلے ہوئے بچے اپنی جاہل ماؤں کی طرح کمزور۔ بزدل اور کم ہمت ہوں گے۔ ان کے دل میں کبھی کسی قومی ترقی کا شوق پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور ان سے کبھی کسی قومی ارتفاع کی امید نہیں کی جا سکتی ہے۔ بلکہ بجائے فائدہ کے ایسے بچے قوم کے لئے نقصان کا موجب بنیں گے ؛

(۲) تعلیم یافتہ عورت امور خانہ داری کو بھی عمدگی سے سرانجام دے سکتی ہے۔ گو فطرتاً عورت امور خانہ داری کے لئے موزوں بنائی گئی ہے۔ مگر اس کے لئے ایک حد تک تعلیم کی بھی ضرورت ہے خانہ داری کو جاننا معمولی بات نہیں۔ بلکہ اس کے جاننے کے لئے بہت سے فنون جاننے کی ضرورت ہے۔ اور ان کو وہی عورت جان سکتی ہے جو تعلیم یافتہ ہوگی۔ بغیر تعلیم کے کوئی عورت امور خانہ داری کو عمدہ اور احسن طریقہ سے سرانجام نہیں دے سکتی ؛

(۳) جس قوم میں عورت تعلیم یافتہ ہوگی۔ وہی قوم ترقی کر سکتی ہے۔ قومی طاقت اور شوکت اس بڑی حد تک تعلیم نسواں کا دخل ہے۔ کوئی قوم اس وقت تک اعلیٰ معیار پر نہیں پہنچ سکتی جب تک اس کی عورت علم کے زیور سے آراستہ نہ ہو۔ عورت کا ان پڑھ رہنا گویا حیات قومی کو نقصان پہنچانا ہے۔ عورت کی تعلیم ہی ملکی ترقی کا ذریعہ اور قومی تہذیب کا وسیلہ ہے۔ اور انہی کی تعلیم پر آیندہ نسل کی عمدہ تعلیم و تربیت کا انحصار ہے ؛

(۴) جو عورت تعلیم یافتہ ہوگی۔ وہ اپنے شوہر اور اعزا کے مزاج کے مطابق عمل کریگی۔ اور گھر کو شوہر کے لئے خوشی اور مسرت کا گھر بنائیگی۔ اپنی اولاد کی جسمانی اور اخلاقی حالت کو درست کریگی۔ اس کے خلاف ایک جاہل عورت ایسا ہرگز نہیں کر سکتی۔ وہ اپنے شوہر کے حقوق کو پورا نہیں کر سکتی۔ وہ ان مشکلات کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جو اسپر وقتاً فوقتاً پڑ سکتی ہیں ؛

(۵) جو عورت مذہب کی تعلیم سے اچھی طرح واقف ہوگی۔ اور اسے اچھی طرح جانتی ہوگی۔ وہ دوسری اقوام کے اثر کو اتنی جلدی قبول نہیں کر سکتی جتنی جلدی ایک جاہل عورت۔ جب عورت اپنے مذہب سے ناآشنا ہوگی۔ تو یقینی امر ہے۔ کہ وہ دوسرے کے مذہب کو جلدی قبول کریگی۔ اور اس کا نتیجہ برا ہوگا۔ وہ ظاہر ہے۔ مگر وہ عورت جو اپنے مذہب کو اچھی طرح سمجھتی ہوگی۔ وہ دوسروں کو اپنے اثر کے نیچے لانے کی کوشش کریگی ؛

(۶) تعلیم نسواں کا ایک فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ تعلیم کے ذریعہ سے بہت سی فضول اور نقصان دہ رسوم اور رواجات سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ آجکل ہندوستانی عورتیں جس طرح غلاموں کی مانند جاہلانہ رسوم و رواج کی پابند ہیں۔ اور ان کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں [illegible] وہ صرف جہالت کا نتیجہ ہے۔ جو علوم کی روشنی کے سامنے بہت جلد مٹایا جا سکتا ہے ؛

(۷) تعلیم نسوان کا ایک فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ اس کے ذریعہ عورت اپنی مشکلات کے وقت میں خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو سکتی ہے۔ دنیا میں بہت دفعہ ایسے حالات پیش آجاتے ہیں۔ کہ ایک عورت بالکل بغیر ذریعہ معاش کے ہو جاتی ہے۔ اور کوئی مرد اس کا پرسان حال نہیں رہتا۔ ایسی صورت میں یقیناً ایک تعلیم یافتہ عورت ایک جاہل عورت کی نسبت اپنی زندگی کے متعلق بہتر انتظام کر سکتی ہے ؛

افسوس! کہ تعلیم نسوان کی اس قدر ضرورت اور فوائد کے ہوتے ہوئے بھی اس کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ اور مسلمان عورتوں کا اکثر حصہ تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہے

(۸) ہم مسلمان ایسے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو سب مذاہب کی نسبت تعلیم پر زیادہ زور دیتا ہے۔ اور اسے ہر مسلمان کے لئے فرض قرار دیتا ہے۔ باوجود اس کے ہم تعلیم نسوان کی طرف سے سخت غفلت برت رہے ہیں : ؎

ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی بھی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں اپنی امت کو حصول تعلیم کی عام رغبت دلائی ہے۔ وہاں لڑکیوں کی تعلیم کے متعلق خصوصیت کے ساتھ زور دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ جو والدین اپنی لڑکیوں کو اچھی تعلیم و تربیت دینگے۔ وہ خدا کے نزدیک دہرے اجر کے مستحق ہونگے اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ جہاں مردوں کی تعلیم کا اثر عموماً خود ان کی ذات تک اور ان کے زمانہ تک محدود رہتا ہے۔ وہاں لڑکیوں کی تعلیم کا اثر آیندہ نسل پر ایک ایسا گہرا اثر پیدا کرتا ہے۔ جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ پس عورتوں کی تعلیم نہ صرف اس لئے مفید ہے۔ کہ اس کا فائدہ ان کی ذات کو پہنچتا ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ بالواسطہ طور پر مردوں کے اخلاق و عادات پر بھی اس کا نہایت گہرا اثر پڑتا ہے ؛

خلاصہ کلام یہ کہ تعلیم کے نتیجہ میں نہ صرف عورت اپنی ذات میں بہتر عورت بن سکتی ہے۔ بلکہ وہ ایک بہتر بیٹی۔ بہتر بہن۔ بہتر بیوی اور بہتر ماں اور ملک کی ایک بہتر شہری بننے کے قابل ہو جاتی ہے۔ اور یہ جملہ باتیں اس قدر عظیم الشان فوائد اور برکات اپنے اندر رکھتی ہیں۔ کہ جن پر قوموں کی ترقی کا بڑی حد تک دارومدار ہے ؛

مسلمان باپ کی بچی

ایک شخص تھے رافع نام۔ وہ مسلمان ہو گئے۔ مگر ان کی بی بی نے مسلمان ہونے سے انکار کیا۔ ان کی ایک بچی تھی۔ جس کا دودھ چھوٹ چکا تھا۔ ماں کہتی تھی۔ لڑکی میرے پاس رہے۔ اور باپ کہتا تھا کہ میرے پاس غرض دونو اس لڑکی کو لے کر آنحضرت ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ہر ایک نے کہا کہ لڑکی مجھے ملنی چاہیئے۔ آپ نے رافع کو ایک طرف بٹھایا اور ان کی بی بی کو ایک طرف۔ اور لڑکی کو آپ نے دونوں کے بیچ میں بٹھایا۔ پھر فرمایا۔ کہ تم دونو اسے بلاؤ۔ جس کی طرف خوشی سے چلی جائے۔ وہ اس کو لے جائے۔ چنانچہ دونوں نے اسے بلایا۔ وہ لڑکی ماں کی طرف چلی۔ آنحضرت ؐ نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ اے اللہ! اسے ہدایت کر وہ لڑکی ماں کی طرف سے ہٹ کر فوراً باپ کے پاس چلی گئی۔ اور باپ اسے لے کر چلا گیا۔ (آنحضرت ؐ کو کس قدر مخلوق کی خیر خواہی تھی کہ آپ کو یہ بھی گوارا نہ تھا۔ کہ ایک بچی بھی کفر کی حالت میں رہے)

اُمّ شریک پر ظلم

جب ام شریک آنحضرت ؐ پر ایمان لائیں۔ تو ان کے رشتہ داروں نے ان کو جلتی دھوپ میں باندھ کر کھڑا کر دیا۔ اور کھانے کو روٹی کے ساتھ صرف شہد دیا۔ تاکہ پیاس اور زیادہ لگے۔ پھر غضب یہ کہ پانی بالکل بند کر دیا۔ جب اسی طرح تین دن گذر گئے۔ اور ام شریک کی حالت نہایت درجہ ہلاکت کو پہنچ گئی۔ تو ظالموں نے کہا کہ تم اسلام کو چھوڑ دو۔ یہ سنکر وہ کہنے لگیں۔ کہ یہ تو اب نہیں ہو سکتا۔ جان چلے جاتی ہے مگر ایمان نہیں چھوٹ سکتا ؛

مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں چند باتیں

(۳)

مولانا! میرے مکرم مولانا۔ ایک اور تاریخ کا ورق آپ کے حضور پیش کرتا ہوں۔ آپ کو پہلے تھوڑی سی تنخواہ ملتی تھی۔ پھر اس میں اضافہ ہوا۔ آپ صدر انجمن کے سکرٹری بنائے گئے آپ کی ذمہ واری زیادہ کر دی گئی۔ رسالہ الوصیت لکھا گیا۔ آپ نے اسے رسالہ ریویو میں شائع فرمایا۔ اس میں صاف اور کھلے الفاظ میں لکھا ہے۔ انجمن کا مرکز قادیان ہمیشہ کیلئے ہونا چاہیئے۔ مگر آپ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور لاہور چلے گئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ احمدی احباب اس مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کے لئے وصیت کریں۔ آپ اس کے خلاف لوگوں کو روکنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا تھا۔ بہشتی ہی اس میں دفن ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں۔ میں اس بہشتی مقبرہ کو دوزخ جانے کے لئے خریدنے پر تیار نہیں ہوں۔ گویا اس میں دفن ہونا آپ کے نزدیک دوزخ میں جانے کے مترادف ہے۔ اُف کتنا بڑا بول ہے۔ کتنی جرأت ہے۔ پھر ان خیالات کی موجودگی میں اپنے احمدی ہونے کا اعلان بھی کرتے رہتے ہیں۔ آپ نے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے سے انکار کیا۔ ایک زمین اس کے قرب میں خریدی آپ کے دست راست مولوی صدر الدین صاحب۔ بالکوں نے ایک دفعہ فرمایا تھا۔ اُلوؤں کو خوش کرنے کے لئے یہ سامان کیا ہے۔ گویا اپنے ہم خیال لوگوں کو خوش کرنے اور ان کی جیبوں سے روپیہ نکالنے کا ایک ڈھنگ آپ نے تجویز کیا تھا۔ مگر خدا کو منظور نہ تھا۔ آپ نقل بھی نہ کر سکے۔ اور اس قدر ناکامی آپ کو اس معاملہ میں حاصل ہوئی۔ کہ شرم اپنی انتہائی بلندی پر کھڑی ہنس رہی ہے ندامت اپنی پوری شان سے استادہ ہو کر آپ کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ اور آپ ناکامی کی ایک مجسم مورت بنے میرے سامنے سر جھکائے کھڑے ہیں ؞

مولانا۔ ایک وقت آیا۔ جو بہت نازک وقت تھا۔ خدا کا مسیح جسے آپ بار بار نبی اور رسول فرمایا کرتے تھے۔ اپنے خدا سے جا ملا۔ پیغام بلڈنگ میں خدا کے رسول کی وحی ختم ہو گئی۔ آپ لوگوں کا اجتماع قادیان میں ہوا۔ رسالہ الوصیت کے معنے کئے گئے۔ آپ کی موجودگی میں کئے گئے۔ قدرت ثانی کا انتخاب ہوا۔ خلیفۃ المسیح کا انتخاب ہوا۔ آپ اور آپ کے احباب مثل خواجہ صاحب کے ایما اور دستخطوں سے ایک اعلان شائع کیا گیا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خلیفۃ المسیح اول منتخب کیا گیا۔ آپ نے اور آپ کے مکرم خواجہ صاحب نے بھی بیعت کی۔ آپ نے اور آپ کے خواجہ صاحب نے خلیفہ اول کی تابعداری کا حلف اٹھایا۔ اور آپ نے اور آپ کے احباب نے حضرت خلیفہ اول کے فیصلوں کے آگے سر تسلیم خم کیا۔ انجمن کے فیصلوں کو آپ کی آنکھوں کے سامنے مسترد کیا۔ اور آپ نے اور آپ کے احباب نے بلا چون و چرا انہیں قبول کیا۔ کبھی کوئی غلط۔ کوئی ایک شکایت کسی اخبار کے صفحہ پر آپ سے نہ نکل سکا۔ اس وقت آپ کی تنخواہ میں بہت بڑا اضافہ ہو چکا تھا آپ فقیرانہ زندگی سے نکل چکے تھے۔ خدا کے مسیح کی جھونپڑی سے نکل کر باہر کھلی فضا میں ایک باغ کے کنارے کوٹھی میں رونق افروز تھے۔ ظاہری حالت بڑی شان کی تھی۔ حکومت تھی۔ آرام تھا۔ روپیہ کی ریل پیل تھی۔ مولانا کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ یہ حالت بہتر تھی یا وہ جبکہ آپ مسجد مبارک والی کوٹھڑی میں رہتے تھے معمولی تنخواہ لیتے تھے۔ آپ کی وہ متین اور سنجیدہ صورت اس وقت کی شان و شوکت والی زندگی سے بہت مختلف تھی۔ آپ اُس وقت خوش تھے۔ مگر اب خوش نہ تھے۔ طبیعت میں جوش پیدا ہو چکا تھا معمولی معمولی باتوں پر آپ ناراض ہو جایا کرتے تھے۔ وقت آیا۔ کہ آپ قادیان سے رخصت ہو گئے۔ اور ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے۔ آپ کے ساتھ ہی انجمن کا ترجمۃ القرآن کی قیمتی کتابیں اور دیگر سامان غائب ہو گیا۔ آپ نے انجمن کے ترجمہ کو اپنی ذاتی جائداد تصور فرما کر دنیا میں شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ میں مفسر قرآن ہوں۔ حالانکہ جاننے والے جانتے ہیں۔ آپ نے قادیان والوں سے ہی۔ قادیان میں رہ کر ہی تفسیر لکھنی سیکھی۔ اور یہ ترجمہ۔ یہ تفسیر آپ کی نہیں بلکہ انجمن کی تھی۔ آپ ہی انصاف فرمائیں۔ آپ کو کیا حق تھا۔ کہ انجمن کے مال پر اس طرح تصرف کر کے بھاگ جائیں۔ اور پھر قادیان والوں کو شکل بھی نہ دکھائیں ؞

مولانا میرے مکرم مولانا۔ میں ایک ورق آپ کی ہسٹری کا آپ کے سامنے کھول کر رکھتا ہوں۔ اس کو غور سے پڑھیں۔ خدا سے دُعا کرنے کے بعد پڑھیں۔ کہ آپ نے کس قدر خطرناک قدم اٹھایا ہے۔ ایک زمانہ آیا۔ جب آپ بڑے آدمی جماعت میں بن چکے تھے۔ خلیفۃ المسیح اوّل کے بعد سلسلہ کے کاموں پر۔ سلسلہ کے نظام پر آپ کا قبضہ تھا۔ حضرت خلیفہ اوّل بیمار ہو گئے۔ نواب صاحب کی کوٹھی میں آپ کا علاج ہو رہا تھا۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب اور دیگر سلسلہ کے ڈاکٹر معالج تھے۔ اس حالت میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے آپ کو بلایا۔ اپنے قلم سے وصیت لکھ کر آپ کے ہاتھ میں دیکر پڑھائی۔ اور تین بار پڑھائی آپ نے اسے تسلیم کیا۔ پھر آپ سے وصیت کا ورق لے لیا گیا۔ اور حضرت نواب صاحب کے سپرد کر دیا گیا۔ جماعت میں اس وقت ایک جوش پیدا ہو چلا تھا۔ باہم آپس میں سرگوشیاں ہو رہی تھیں۔ کہ جماعت کی ذمہ داریوں کا بوجھ کس کے کندھوں پر ڈالا جائے۔ آپ بھی سمجھ دار تھے عقل والے تھے۔ آپ نے اپنی خداداد عقل سے یہ معلوم کر لیا۔ کہ میں اس بوجھ کو اٹھانے کی اہمیت نہیں رکھتا۔ آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہو [illegible] یا یوں ہی آپ کے سامنے ناچنے لگی۔ اور آپ سخت پیچ و تاب کھانے لگے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آپ نے ایک خفیہ ٹریکٹ لکھا جس میں اپنی اندرونی جلن کا اظہار کیا۔ مولانا خلیفہ اول ابھی زندہ ہی تھے۔ آپ کی وصیت کے الفاظ لوگوں کے کانوں کے پردوں سے ٹکرا رہے تھے۔ دماغوں میں نئے خلیفہ کے لئے خیالات دوڑ پیدا کر رہے تھے۔ مگر آپ نے یہ اقرار کرنے کے باوجود کہ کوئی ٹریکٹ یا کوئی رسالہ شائع نہ کیا جائے۔ ٹریکٹ لکھا۔ اور ضرور لکھا۔ آپ نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وصیت کی خلاف ورزی کی اور ضرور کی۔ آپ نے چوری چوری یہ بات کی اور ضرور کی۔ ٹریکٹ چھپ گیا۔ پوشیدہ ریویو کے پتے محفوظ کر دیئے گئے ہر ایک قسم کی تیاری کر لی گئی۔ آخر وہ وقت آن پہنچا۔ جس کی آپ نے پہلے سے تیاری کر رکھی تھی۔ جمعہ کا دن تھا۔ نماز کے وقت حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ اپنے مولا سے جا ملے۔ یہ سنتے ہی آپ کی رگوں میں خون کی گردش بڑے زور سے ہونے لگی۔ لاہور تار دیا گیا۔ جماعت احمدیہ کے لئے جو بم تیار ہو چکا ہے۔ وہ چلا دیا جائے۔ اس پر ٹریکٹ جماعت میں تقسیم ہونے لگا۔ باہر جماعتوں میں بھیجا جانے لگا جس میں خلافت کو سرے سے ہی اڑانے کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر کامیابی نہ ہوئی ؞ مولانا یہ ہے وہ سلوک جو آپ نے اپنے پیر و مرشد سے روا رکھا۔ اور اس وقت روا رکھا جبکہ ابھی اس کی لاش سامنے پڑی تھی۔ یہ ہے برتاؤ آپ کا اپنے استاد سے اور اس شخص سے جس کے متعلق خدا کے مسیح نے فرمایا:۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پُر از نور یقیں بودے

مولانا! خدا سے ڈر کر جواب دینا۔ آپ تو تاریخ دان ہیں کوئی مثال اس قسم کی تاریخ عالم پیش کر سکتی ہے۔ جو سلوک آپ نے اپنے آقا کی وصیت سے کیا۔ اس کی مثال میرے خیال میں تاریخ کے ہزاروں ہزار اوراق کو الٹ پلٹ کر دینے سے بھی نہ ملے گی۔ کیا آپ نے اسی لئے وصیت پڑھی تھی۔ اور تین بار پڑھی تھی۔ کہ اُس کی خلاف ورزی کی جائے۔ کیا آپ نے وصیت اسی لئے پڑھی اور تین بار پڑھی تھی۔ کہ سب سے پہلے آپ ہی اس کے خلاف حضرت خلیفہ اول کی زندگی میں ہی قلم اٹھائیں۔ کیا آپ نے وصیت صرف اس لئے پڑھی تھی۔ کہ سب سے پہلے خود ہی ایک تقریر اس کو رد کرنے کے لئے کریں گے۔ مولانا۔ خدارا غور فرمائیں۔ مولانا! خدا کے لئے جواب دیں۔ یہ کارروائی کس قسم کے لوگوں سے سرزد ہو سکتی ہے ؞ عاجز صدیق

انسپکٹر صاحب تربیت کا دورہ

انسپکٹر صاحب تربیت کے دورہ کا پروگرام زیر تجویز ہے۔ احباب کے ذہن میں جو امور اس پروگرام میں مد نظر رکھنے اور جن مقامات کو اس میں شامل کرنا ضروری ہو۔ ان کے متعلق جلد خاکسار کو مفصل اطلاع دیں۔ تا پروگرام تیار کیا جا سکے ؞ عبد الرحیم درد ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ظفروال ضلع گورداسپور کے غریب مسلمانوں کی داد رسی

قبل ازیں لکھا جاچکا ہے۔ کہ ظفروال ضلع گورداسپور کے غریب اور کمزور مسلمانوں کو وہاں کے سکھوں نے اذان دینے سے جبراً روک رکھا ہے۔ اور کئی قسم کی تکالیف پہونچا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں جو تازہ واقعات ہمارے نامہ نگار نے تحریر کئے ہیں۔ وہ مظہر ہیں۔ کہ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپور نے حفظ امن کے خیال سے وہاں دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی تھی۔ اور اسی دفعہ کے اجراء کے ماتحت وہاں کے امام صلوٰۃ میاں خیرالدین صاحب کو اذان دینے سے تافیصلہ روک دیا تھا۔

سب انسپکٹر دھاریوال نے فیض اللہ چک کے مسلمانوں کو ایک حکم سنایا۔ کہ تا فیصلہ وہ ظفروال نہیں جاسکتے۔ نیز اسی سب انسپکٹر نے سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ضلع گورداسپور کو یہ اطلاع دی کہ مسلمانان فیض اللہ چک ۵ اپریل بروز جمعہ ظفروال آکر دفعہ ۱۴۴ توڑ کر اذان دینے پر آمادہ ہیں۔ حالانکہ فیض اللہ چک کے رہنے والوں کو اس کا علم بھی نہ تھا۔ اس اطلاع کی بنا پر ۵ اپریل سنہ ۱۹۲۹ء علی الصباح سپرنٹنڈنٹ صاحب نے فیض اللہ چک اور ظفروال کے سرکردہ مسلمانوں کو ایک سپاہی کے ذریعہ تھانہ دھاریوال میں طلب کیا۔ اور ظفروال کے سکھوں کو بھی بلایا۔ اور وہاں پہونچنے پر گورداسپور حاضر ہونے کا حکم صادر فرمایا۔ گورداسپور پہنچکر سکھوں نے افسران پولیس کے سامنے مخالفت اذان کی ایک وجہ یہ بیان کی۔ کہ یہ جگہ جہاں مسلمان اذان دینے کی کوشش کرتے ہیں مسجد نہیں۔ بلکہ تکیہ ہے جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب نے مسلمانوں اور سکھوں کے ایک ایک نمائندہ سے گفتگو کرنے کے بعد فرمایا۔ اگر وہ جگہ حقیقۃً تکیہ ہے تو بے شک مسلمان اذان نہیں دے سکتے۔ لیکن اگر مسجد ہے۔ تو مسلمانوں کا حق ہے۔ کہ وہاں اذان دیں۔ اور اس امر کے فیصلہ کے لئے کہ آیا وہ مسجد ہے۔ یا تکیہ۔ خود موقعہ کا معائنہ کرنے کے لئے ظفروال تشریف لائے۔ انسپکٹر صاحب پولیس اور سکھ سب انسپکٹر کو بھی وہاں پہونچنے کا حکم دیا۔ موقعہ کا ملاحظہ کرنے اور فریقین کے بیان سننے کے بعد آپ اصل نتیجہ پر پہونچے۔ کہ یہ جگہ دراصل مسجد ہے اور مسلمانوں کو یہاں ہر طرح اذان دینے کا حق ہے جس میں کوئی دخل اندازی نہیں کرسکتا۔ لیکن چونکہ اس وقت تک اس گاؤں میں دفعہ ۱۴۴ بحکم جناب ڈپٹی کمشنر صاحب جاری تھی۔ اس لئے وہ بطور خود اذان کا اجراء نہ کر سکتے تھے۔

ہمیں امید ہے۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اس زبانی فیصلہ کو جلد سے جلد جاری کرنے کا انتظام فرمائینگے۔ اور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بھی دفعہ ۱۴۴ کو منسوخ کراکر مسلمانوں کی حق رسی فرمائیں گے۔

ہم اس امر کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ضلع گورداسپور ایک نہایت زیرک منتظم اور معاملہ فہم افسر اور بہت شریف الطبع انسان ہیں۔

انسپکٹر صاحب پولیس بھی جنہیں سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اس معاملہ کو سلجھانے کے لئے اپنے ساتھ لیا منصف مزاج افسر ہیں۔ اور سپرنٹنڈنٹ صاحب کا انہیں اس معاملہ میں اپنے ساتھ لینا بھی اس بات کی دلیل ہے۔ کہ انسپکٹر صاحب موصوف افسران بالا کی نظر میں بھی پورے طور پر قابل اعتماد ہیں۔

ہمیں افسوس ہے کہ سکھ سب انسپکٹر صاحب علاقہ کا رویہ قابل اطمینان نہیں۔ ہمیں یقین ہے۔ اگر وہ مصالحت کی کوشش کرتے۔ تو معاملہ اس قدر طول نہ پکڑتا۔ انہوں نے سپرنٹنڈنٹ صاحب کو جبکہ وہ ظفروال میں موقعہ پر موجود تھے۔ کہا۔ اس جگہ پہلے کوئی مسجد وغیرہ نہ تھی۔ ابتداً مسلمانوں نے تکیہ بنایا جس پر سکھ معترض نہ ہوئے۔ اس سے جرأت پکڑ کر انہوں نے کنواں لگا لیا۔ اور اس کے بعد مسجد بنالی۔ اب سکھوں کو خوف ہے۔ کہ اگر مسجد میں اذان دینے کی اجازت دے دی گئی۔ تو یہاں گاؤکشی بھی شروع ہوجائے گی۔ اس لئے وہ معترض ہیں۔

جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اس کا جو جواب دیا۔ اس سے امید ہے۔ سب انسپکٹر صاحب کو اس دلیل کی نامعقولیت کا بخوبی احساس ہوگیا ہوگا۔

یہاں یہ ذکر کردینا بھی ضروری ہے کہ جب یہ معاملہ شروع ہوا۔ اور چند معززین اس کی اطلاع دینے کے لئے تھانہ دھاریوال گئے تو چونکہ نماز کا وقت تھا۔ انہوں نے ایک چبوترہ پر جو مسلمان سپاہیوں نے فریضہ نماز کی ادائیگی کے لئے بنا رکھا ہے۔ اذان کہی۔ اس پر سب انسپکٹر صاحب مذکور نے بہت برافروختہ ہو کر کہا۔ تم لوگ بہت مغرور معلوم ہوتے ہو۔ یہاں بھی اذان دینے سے نہیں جھجکے۔ جس سے معلوم ہوسکتا ہے ان کی ذہنیت کیسی واقعہ ہوئی ہے اور اس معاملہ میں ان سے کہاں تک مسلمانوں کو حصول انصاف میں امداد کی توقع ہو سکتی ہے۔

ان حالات میں ہم جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ انہیں یہاں سے فی الفور تبدیل کردیا جائے۔ تا آئندہ کسی پولیس افسر کو ایسی ناجائز حرکت کرنے کی جرأت نہ ہو۔

صالح نگر میں ملکانوں کا قبول اسلام

ایک لمبی مدت سے آریہ سماجی صالح نگر میں ملکانوں کی شدھی کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں جنکو انہوں نے مرتد کیا تھا وہ بھی تائب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ۹ مارچ سنہ ۱۹۲۹ء کو ۲۰ ملکانے اسلام قبول کر کے احمدیت میں داخل ہوئے بیعت نامہ بخدمت حضور اقدس ارسال ہوچکا ہے۔

خاکسار عبدالحی عارف (بھاگلپوری) امیر علاقہ آگرہ و مہتمم اسلامی مدارس اچھنیرہ (آگرہ)

کراچی سے لنڈن تک ہوائی ڈاک

لنڈن سے کراچی اور کراچی سے لنڈن تک اسکندریہ کے راستے ہوائی جہازوں پر ڈاک کے لے جانے اور لانے کا باقاعدہ انتظام ۳۰ مارچ سے شروع ہوچکا ہے۔ ایئرمیل شین ہر شنبہ کے روز لنڈن سے ۱۰ بجکر ۵۰ منٹ پر (مقامی وقت) چلا کرے گی۔ اور اگلے شنبہ کو یعنی پورے ہفتہ کے بعد شام کے چار بجے (مقامی وقت) کراچی پہونچ جایا کرے گی۔

ادھر سے یعنی کراچی سے ہر یکشنبہ کو ساڑھے سات بجے صبح کے ایئرمیل شین مغرب کی طرف پرواز کیا کریگی۔ اور اگلے یکشنبہ کو یعنی پورے ہفتہ کے بعد شام کے ۲ بجکر ۵۰ منٹ پر کرائیڈن (لنڈن) کے ہوائی مستقر میں پہنچ جایا کرے گی۔

اس سروس میں عراق فلسطین مصر اور برطانیہ عظمی گویا ان سے پرے کے ممالک کو جانے والے خطوط (رجسٹرڈ یا سادہ) لے جائینگے بیمے اور پارسل قابل قبول نہ ہونگے۔

اگر خطوط اور مکتوبات ان پانچ مستقروں کے سوا دیگر مقامات تک جانے والے ہونگے۔ تو قریبی مستقر سے اس ملک کی ڈاک کے عام انتظام کی وساطت سے بھیجے جائینگے۔

مثلاً ہندوستان سے برلن کو جو خط بھیجا جائیگا۔ وہ کرائیڈن (انگلستان) کے ہوائی مستقر میں ہوائی جہاز سے اتار کر عام ڈاک میں پوسٹ کردیا جائیگا۔ جو لنڈن سے جرمنی کو جاتی ہے۔

خطوط جو ہوائی میل کے ذریعہ غیر ممالک کو بھیجے جائینگے۔ ان پر غیر ملکی ڈاک کا ٹکٹ لگانا پڑیگا۔ مزید براں ہوائی فیس بھی دینی پڑیگی۔ اگر خط رجسٹرڈ ہوگا۔ تو رجسٹری کرانے کی فیس بھی لگانی پڑیگی۔ لفافہ پر بائیں کونے کے قریب ایک نیلی چٹ بھی لگانی ہوگی جس پر "ایئرمیل" کے الفاظ لکھے ہیں۔ یہ چٹیں ہر اس ڈاکخانہ سے مل سکتی ہیں۔ جہاں ہوائی ڈاک کے خطوط لئے جاتے ہیں۔ اگر کہیں سے یہ چٹ دستیاب نہ ہو۔ تو نویسندہ کو چاہئے۔ کہ نمایاں طور پر By air mail کے الفاظ لکھدے۔ نیز ہندوستان سے جانیوالے خطوط پر براہ کراچی اور ولایت سے آنیوالے خطوط پر براہ کرائیڈن لکھنا بھی ضروری ہے۔ نیز لفافہ پر نمایاں حیثیت سے اس ملک کا نام جہاں سے خط بھیجا جارہا ہے اور اس ملک کا نام بھی جہاں پر یہ خط ہوائی جہاز سے اترنا چاہئے۔ لکھنا ضروری ہے۔ مثلاً ہندوستان سے جرمنی کو جانیوالے خط پر براہ کراچی از ہندوستان تا برطانیہ لکھنا ہوگا۔ کیونکہ برطانیہ ہی ایسا ملک ہے جہاں تک ہوائی جہاز جاسکیگا۔ وہاں سے یہ خط عام ڈاک کے ساتھ جرمنی چلا جائیگا۔ لفافہ کا سرنامہ انگریزی زبان میں لکھنا چاہئے۔ مثال کے طور پر نقشہ ذیل ملاحظہ ہو:

By air mail	براہ کراچی	ٹکٹ
	از ہندوستان تا فلسطین	
	بملاحظہ مولانا جلال الدین صاحب شمس احمدی۔	
	المدرسۃ الجمالیہ الانگلیزیہ طریق الناصر حیفا۔ فلسطین	

نوٹ: تفہیم سرنامہ کے الفاظ اردو میں لکھے گئے ہیں۔

نصف اونس کا خط انگلستان بھیجا جائے۔ تو اس پر [illegible] ٹکٹ لگانا

اختتام سال قریب ہے، احباب بقائے ادا کر رہے ہیں!

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دفتر بیت المال کی طرف سے حسابات بھیجے جا رہے ہیں۔ اور دوست اپنے بقائے پورے کر رہے ہیں۔

ایک فہرست ان جماعتوں کی جن کے بقائے تقریباً پورے ہو چکے ہیں۔ پہلے الفضل میں چھپ چکی ہے۔ دوسری فہرست بھی انشاء اللہ عنقریب شائع ہوگی۔ اس وقت میں بالخصوص ان جماعتوں کے افراد کو توجہ دلاتا ہوں۔ جن کے ذمہ بقائے کی رقم ان کے بجٹ اور وعدہ کے مقابلہ میں ابھی تک خاصی زیادہ ہے۔ رقم خواہ کتنی ہی زیادہ ہو۔ کبھی نہیں ہے۔ کہ علو ہمت اصحاب فکر وسعی سے اس طرف توجہ کریں۔ اور پھر وہ رقم پوری نہ ہو۔ ذیل میں ایسی جماعتوں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ اور یقین کیا جاتا ہے۔ کہ جس قدر بھی وقت ان کے اختیار میں ہے۔ اس میں وہ اپنے بقائے پورے کر کے رہیں گے۔ ان کی خدمت دین کے جوش کو زیادہ کرنے کے لئے میں ایک تازہ مثال حافظ احمد الدین جماعت ڈنگہ (دین گہہ) ضلع گجرات کی پیش کرتا ہوں :-

جماعت ڈنگہ کا بجٹ جس قدر تھا۔ اس میں ایسے بقائے کی رقوم بھی شامل کر لی تھیں۔ جن کے وصول ہونے کی کوئی امید نہ تھی۔ کیونکہ وہ بقائے اس سال کے نہ تھے۔ بلکہ پچھلے کئی سالوں کے چلے آتے تھے۔ اب جبکہ بجٹ میں وہ بقائے شامل ہو گئے۔ تو بھی باوجود کوشش کے وصول نہ ہو سکے۔ اور قریب تھا۔ کہ ان کا بجٹ ان دیرینہ بقایوں کی وجہ سے پورا نہ ہو سکے۔ مگر حافظ احمد الدین صاحب ایسے وقت میں بقائے کا رہنے دینا گوارا نہ کر سکے۔ چنانچہ رقم بھیج کر تحریر فرماتے ہیں :

"بحیثیت نمائندہ مجلس مشاورت جو ذمہ واری چندوں کی وصولی کی بموجب ارشاد حضرت اقدس مجھ پر عائد ہے۔ وہ میرا دل جانتا ہے۔ اس لئے ان صاحبان کا بقایا اپنی گرہ سے ڈالکر بجٹ پورا کر دیتا ہوں۔ اب کوئی کسی قسم کا بقایا ہمارے ذمہ نہیں ہے۔ اتنی مہربانی تو آپ بھی کریں۔ کہ بندہ کے لئے خاص طور سے دعا کے لئے حضرت اقدس کے حضور عرض کر دیں۔"

حافظ احمد الدین صاحب ان خاص کارکن احباب میں سے ہیں۔ جو اپنے بجٹ باقاعدہ بنا کر بھیجتے ہیں۔ اور پھر پچھلے بقایوں کا بھی حساب رکھتے اور بجٹ میں نوٹ کر دیتے ہیں۔ اور جب بیت المال سے ان کی منشاء کے خلاف اس بقائے کی وصولی کو بھی ان کے ذمہ ڈالا جاتا ہے۔ تو پھر اس کو بھی تسلیم کرتے اور ادا کرتے رہتے ہیں : ؎

امید دیں روا گرداں امید تو روا گردد
ز صد نومیدی و یاس و الم رحمت شود پیدا

حافظ صاحب دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب ان کی مثال سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ان کے واسطے دعا کریں ٭

جن جماعتوں میں بقائے کے ادا کرنے کی خاص سعی کی ضرورت ہے۔ ان میں سے ذیل کی جماعتوں کے افراد کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ ۳۰ اپریل مالی سال کی آخری تاریخ تک ان کے بقائے ضرور ادا ہو جائیں گے۔

فہرست جماعت ہائے احمدیہ

سیالکوٹ - امرتسر - گنج - سیول لائن لاہور - نیلا گنبد لاہور - لنڈا بازار لاہور - موچی دروازہ لاہور - دہلی دروازہ لاہور - مزنگ - شیخوپورہ - لائل پور - بھیرہ - گوجرات - چکوال - راولپنڈی - نوشہرہ - مردان - کوہاٹ - جالندھر شہر - کپورتھلہ - پٹیالہ - سنور - شملہ - جول ناسنور - کراچی - کوئٹہ - بریلی - شاہجہان پور - علی گڈھ - کانپور - الہ آباد - بھاگلپور - کلکتہ - برہمن بڑیہ - حیدرآباد دکن - محبوب نگر - یادگیری - زگون ٭

عبد المغنی - ناظر بیت المال قادیان

احمدی مبلغ کے لیکچر

انجمن اسلامیہ کوٹلی نے مولوی اللہ دتا صاحب احمدی مولوی فاضل کو اپنے سالانہ جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی تھی۔ چنانچہ مولوی صاحب گئے۔ اور آپ کے پانچ لیکچر ہوئے۔ جو اس قدر کامیاب ہوئے۔ کہ دشمنان اسلام بھی ان کی معقولیت سے متاثر ہیں۔ جو لوگ بدگمان تھے۔ وہ آپ کا اخلاقی پہلو دیکھ کر خود شرمندہ ہو رہے ہیں۔ اور مخالفین کے کیمپ میں ہلچل مچ گئی ہے۔ ارکان انجمن اسلامیہ نے بھی نہایت احترام سے مولوی صاحب کا استقبال کیا۔ اور روانگی پر آپ کی جدائی کو محسوس کیا۔ امیر عالم احمدی - کوٹلی

چندہ منارۃ المسیح

منارۃ المسیح کی نئی تحریک کے ماتحت مندرجہ ذیل احباب نے اور چندہ دیا ہے :-

نام	رقم
(۱) مولوی مختار احمد صاحب - سرادہ میرٹھ	۸۰ روپے
(۲) میاں خدا بخش صاحب - انڈو	۱۰۰ روپے
(۳) ڈاکٹر محمد رمضان صاحب	۱۰۰ روپے
(۴) بابو وزیر محمد صاحب - لاہور	۹۰ روپے
(۵) زینب اہلیہ بھائی محمود احمد صاحب قادیان	۴۰ روپے
(۶) چودھری صادق علی صاحب	۱۰۰ روپے
(۷) منشی عبد الحمید صاحب شملوی	۵۵ روپے
(۸) حکیم فضل الرحمن صاحب مبلغ افریقہ	۱۰۰ روپے
(۹) ای ملک صاحب مظفر پور	۱۰۰ روپے
(۱۰) بابو علی حسن صاحب سنوری (سندھ)	۱۰۰ روپے
(۱۱) چودھری نذیر احمد صاحب طالب پور بھنگوال	۵۰ روپے
(۱۲) اہلیہ چودھری مبارک احمد صاحب کوہاٹ	۲۰ روپے
(۱۳) پرانی تحریک کے ماتحت منشی رحمت اللہ صاحب سنوری - صوفی عبد القدیر صاحب سنوری - عبد الرحیم صاحب - سنوری - حبیب اللہ صاحب - سنوری	۱۰۰ روپے

(نوٹ) جن دوستوں کی رقم سو روپیہ سے کم ہے۔ وہ بقیہ رقم جلد ارسال کرنے کی کوشش کریں ٭

ذوالفقار علی خان - ناظر اعلیٰ قادیان دارالامان

بھرتپور میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ۳۰ و ۳۱ مارچ کو انجمن احمدیہ بھرت پور ضلع مرشد آباد بنگال کا پہلا سالانہ جلسہ نہایت خیر و خوبی و کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل بے پایاں کے ماتحت اپنے کام کو نہایت خوبی سے پایہ تکمیل کو پہنچایا۔ غیر احمدی دو ہندوؤں کے علاوہ مستورات بھی جلسہ میں شامل ہوئیں۔ مخالفین کارروائی سے بہت متاثر ہوئے۔ اور اچھا اثر لے کر گئے۔ جلسہ میں مسلمانوں کی موجودہ حالت۔ صداقت مسیح موعود۔ مسیح موعود کے احسانات کل دنیا پر۔ خدا کا قرب حاصل کرنے کے طریقے وغیرہ مضامین پر خاکسار و مولوی غلام قدوس صاحب احمدی و مختار احمد صاحب احمدی کے لیکچر ہوئے۔ ایک غیر احمدی مولوی عبد السلام صاحب نے بھی مختصر سی تقریر کی۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔ انشاء اللہ یہاں ہر سال کامیابی کے ساتھ جلسہ ہونے کی امید ہو گئی ہے ٭

خاکسار - محمد طیب اللہ احمدی - بھرت پور

ناظرینِ الفضل یہ اشتہار غور سے پڑھیں!
اخبار
احمدیہ دواگھر کی پہلی سالگرہ کی خوشی میں صرف ایک ماہ کے لئے یعنی ۲۰ اپریل سے ۲۰ مئی ۱۹۲۹ء تک تمام ادویات کی قیمت نصف کردی گئی ہے۔ ۲۰ مئی کے بعد پوری قیمت لیجائیگی احباب یہ موقع غنیمت سمجھیں اور یکشت ادویات منگا کر رکھ لیں۔ ایسی مفید دوائیں اس قدر کم قیمت پر دوسری جگہ سے آپ کو نہ ملینگی ؂
حب حمل
جو لوگ اولاد جیسی نعمت سے محروم ہیں وہ اس بیش قیمت اجزا سے مرکب دوائی کو ضرور استعمال کریں اس دوائی سے بانجھ عورتیں اولاد حاصل کرچکی ہیں۔ اور وہ اولاد زندہ تندرست اور طویل العمر پیدا ہوتی ہے۔
اصل قیمت پانچروپے رعائتی نصف قیمت (۲/۸)
مقوی اعظم
احباب ہمیشہ یہ بات دریافت کرتے رہتے ہیں کہ اس زمانہ میں طاقت کیلئے عمدہ سے عمدہ اور نہائت زود اثر دوا کونسی ہے جس کے استعمال سے واقعی حیرت انگیز طور پر طاقت آجائے تو ہم آپ کی خدمت میں یہ دوا پیش کرتے ہیں جو فی الواقعہ خون۔ گوشت اور طاقت پیدا کرنیکی مشین ہے اعضار ئیسہ کو حیرت انگیز طور پر قوی کرتی اور بھوک بے انتہا لگاتی ہے جو غذا کھائی جائے اُسکو جزو بدن کر کے چہرہ کو بارعب اور ذی وجاہت بناتی ہے نزلہ زکام۔ حرارت کہنہ پرانی کھانسی جوڑوں کا درد بدن کی ہر قسم کی شکستگی۔ اعصابی کمزوری بالکل کافور کردیتی ہے دودھ گھی مکھن ہضم کر کے قوی ہیکل تنومند۔ اور چست و چالاک اور مضبوط بنادیتی ہے اس کی قدر صرف اس کے استعمال سے ہی معلوم ہوسکتی ہے زیادہ تعریف ہم گناہ سمجھتے ہیں۔ اصل قیمت فی شیشی دس روپے رعایتی قیمت صرف پانچ روپے ؂
موٹاپا دور کرنیکی دوا
جو دوست ضرورت سے زیادہ موٹے ہوگئے ہوں پیٹ آگے بڑھ گیا ہو۔ یا جن کے گھروں میں ایسی حالت ہو وہ اس دوائی سے فائدہ اٹھائیں چند ہی یوم کے استعمال سے پیٹ اصل حالت پر آجائیگا۔ تمام بدن ہلکا پھلکا ہو کر چست و چالاک ہوجائیگا۔ انشاء اللہ
اصل قیمت عنہ رعائتی نصف قیمت صرف پانچروپے
اکھٹرا
اگر آپ کے گھر میں بچے پیدا ہو کر فوت ہوجاتے ہیں یا مردہ پیدا ہوتے ہیں یا اسقاط حمل کی بیماری ہے تو آپ فوراً اس دوائی کو منگائیں اس کی اصلی قیمت: ساٹ روپے رعائتی نصف قیمت ۳/۸
اکسیر دندان
یہ دوا دانتوں کے جملہ امراض کیلئے اکسیر ہے۔ اس دوا کے دن رات میں تین بار مالش کرنے سے دانتوں اور ہونٹوں کے تمام امراض مثل ورم۔ درد۔ کیڑا لگنا میل جمنا منہ کی بدبو خون پیپ نکلنا۔ فوراً دور ہوجاتے ہیں اور معدہ کی قوت ہاضمہ بھی قوی ہوجاتی ہے دانتوں کیلئے اس سے بہتر دوا ملنا مشکل ہے۔ اصل قیمت دو روپے نصف قیمت عہ
بیکاروں کو خوشخبری
ایک روپیہ لاگت لگا کر دس سیر پختہ تک کپڑے دھونے کا عمدہ صابن تیار کرنا سیکھ لیں۔ اگر آپ ملازمت پیشہ ہیں تو گھر میں تیار کر لیا کریں تجارت کرنے کیلئے یہ نسخہ مفید ہے اس کے متعدد سرٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔ احباب جلد فائدہ اُٹھائیں اس کی اصل فیس دو روپے رعائتی اعلان کے مطابق نصف قیمت صرف ایک روپیہ احباب پیشگی قیمت بھیجدیں۔ تو رجسٹری کے خرچ سے جو ۶ تک ہوگا بچ رہینگے ایک روپے کے ٹکٹ لفافہ میں بھیجدیں۔ تو سب سے بہتر ہے ؂
نوٹ:۔ جن احباب نے ہماری دوائیوں کے متعلق پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور ان کو خوشخبری دیتے ہیں۔ کہ ہم دواگھر کی کامیابی کی وجہ سے ایک ماہ کیلئے احباب کو زبردست رعائت سے مستفیض کرتے ہیں جو احباب قیمتیں پیشگی روانہ کرینگے ان کو محصولڈاک معاف رہیگا ؂
ناظم احمدیہ فارمیسی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

تاریخ نیلام قطعات منڈی قادیان

شرائط فروخت قطعات منڈی قادیان مورخہ ۲۹-۴-۱۶ کے ماتحت مجوزہ منڈی قادیان کے قطعات بتاریخ ستائیس ۲۷ و اٹھائیس ۲۸ ماہ رواں بروز ہفتہ و اتوار بوقت صبح از ساڑھے سات بجے تا نو بجے و شام از پانچ بجے تا ساڑھے چھ بجے بمقام منڈی نزد ریلوے سٹیشن قادیان نیلام کئے جائینگے۔ خواہشمند اصحاب کو چاہیئے کہ وقت مقررہ پر پہنچ کر نیلام میں حصہ لیں۔ تمام ان لوگوں پر جو اس منڈی میں قطعات خرید نا چاہیں۔ شرائط فروخت کی پابندی لازمی ہوگی ؛

المشتھر:- مرزا بشیر احمد (ایم اے)

یکے از مالکان و منیجر فروخت قطعات منڈی قادیان ۲۹-۴-۱۷

بہترین مشین سویاں (نو ایجاد)

نکل پلیٹڈ۔ خوبصورت۔ پائیدار۔ کم قیمت اور بافراط کام دینے والی

اس سے بہتر مشین سویاں دنیا بھر میں نہ مل سکیگی

مختصر پرزے۔ تھوڑا وزن

چھوٹا بچہ بھی بخوبی چلا سکتا ہے

موٹی و باریک دو چھلنیاں ہر مشین کے ہمراہ

قیمت سائز کلاں ۱۲ انچ قطر ۵ء سائز خورد ۱۱½ انچ قطر ۵ء ر

محصولڈاک علاوہ

ایم عبد الرشید اینڈ سنز سوداگران مشینری احمدیہ بلڈنگ بٹالہ (پنجاب)

ضرورت ہے

ایسے مڈل و انٹرنس پاس کی جو کہ ٹیلیگراف اسٹیشن ماسٹری کا کام سیکھ کر گورنمنٹ ریلوے ... میں ... ملازمت ... کریں مفصل حالات دو آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں :

امپیریل ٹیلیگراف کالج دہلی

رشتہ کی ضرورت ہے

ایک احمدی بھائی کیلئے۔ عمر قریباً پینتالیس سال ریلوے ملازم۔ تنخواہ ساٹھ روپے ماہوار۔ مجرد۔ رشتہ خواہ کنوارا ہو یا بیوہ۔ قوم کا بھی کوئی لحاظ نہیں۔ دیندار احمدیت سے واقف قدرے نوشت و خواند یا صرف قرآن خوان ہو

مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

چراغ زندگی کیا ہے؟ آنکھیں

ناک۔ کان۔ زبان۔ ہاتھ پاؤں سب کو ان کی رفاقت کی ضرورت کیوں؟ اس لئے کہ ان میں کوئی نقص ہو تو دنیا اندھیر ہو جاتی ہے۔ ان کے بغیر نہ خوبصورتی قائم نہ انسان چل پھر سکے نہ کوئی اور کام ہو سکے۔ مگر کس قدر افسوس ہوگا۔ اگر معمولی سرمے ڈال کر ان کو خراب کر لیا جائے جنہیں تجربہ نہ کر لو کوئی سرمہ نہ برتو آپکے تجربہ کیلئے ہم ... اپڑیاں سرمہ اکسیری کی بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت نمونہ جلد طلب کریں۔ نمونہ بیرنگ نہ بھیجا جائیگا قیمت فی تولہ (عہ)

ناصر برادرس محلہ دار الفضل قادیان

پشاور اور بخارا کے مشہور

خصوصی تحائف

ہر قسم کی مشہدی و پشاوری لنگیاں و ہر ایک سنگ و ڈیزائن کے بخاری قناویز ہر ایک قسم کے مشہدی و بخاری دو مال ہر ایک قسم کے زیرا اور سلمہ ستارہ کے پشاوری کلاہ مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ ناپسندی پر محصولڈاک کاٹ کر قیمت واپس دیجائیگی۔

المشتہران

میاں محمد۔ غلام حیدر احمدی جنرل مرچنٹس کریم پورہ پشاور

اگر آپ اپنی تجارت کو

ممالک متوسط۔ برار اور سنٹرل انڈیا (ریاست بھوپال۔ گوالیار۔ اندور وغیرہ) میں

ترقی دینا چاہتے ہیں۔ تو ہم سے خط و کتابت کیجئے

(اس علاقہ میں ہمارے ایجنٹ باقاعدہ پھرتے رہتے ہیں)

سی پی۔ اسٹورز صدر بازار ناگپور

عدالت نائب تحصیلدار صاحب لائلپور

میاں غلام مرتضٰی خانصاحب باختیار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم

شیخ عبد العزیز صاحب بیرسٹر و شیخ عبد المجید صاحب افسر مال۔ پسران ڈاکٹر غلام نبی صاحب بذریعہ الٰہی بخش دکاندار ذات جٹ ساکن چک نمبر ۱۷ جھنگ برانچ تحصیل و ضلع لائل پور۔ مدعیان

بنام

عبدل ولد قاسم ذات جٹ ساکن چک نمبر ۱۶ ر ک برانچ تحصیل و ضلع لائل پور۔ مدعا علیہ

دعویٰ دلاپانے مبلغ ۱۲۶ بابت معاملہ فصل ربیع ۱۹۲۹ء

بابت مربع نمبر ۱۵ سالم فرد و مربع نمبر ۵ و نمبر ۱۴ ۱۵ نصف نصف جنوبی ۸۔ نصف شرقی ۱۹۔ ۱۷۔ ۲۳ ۲۴-۲-۵-۲ واقعہ چک نمبر ۱۷ جھنگ برانچ تحصیل لائلپور مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ دیدہ و دانستہ حاضری عدالت سے پہلو تہی کرتا ہے۔ لہٰذا اس کے خلاف اشتہار حسب آرڈر ۵ نمبر ۲۰ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے اگر اب بھی ۲۹-۴-۲۹ کو مدعا علیہ حاضر نہ ہوگا ..... تو اس کے برخلاف کارروائی قانونی عمل میں لائی جائیگی :

دستخط اسسٹنٹ کلکٹر

ہندوستان کی خبریں

لاہور ۱۴ - اپریل - فروری میں مال روڈ لاہور پر جو آتشزدگی ہوئی تھی۔ اس کے سلسلہ میں کلکتہ انجنیئرنگ کمپنی مال روڈ لاہور نے لاہور میونسپلٹی کو نوٹس دیا ہے۔ کہ اس آگ سے کمپنی کا ڈیڑھ لاکھ کا نقصان ہوا ہے۔ جس کی ذمہ داری لاہور میونسپلٹی پر ہے اس سے ایک ماہ کے اندر اندر مذکورہ بالا روپیہ ادا کرے۔ ورنہ قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

شملہ ۱۴ - اپریل - ہندوستانی ریاستوں کی تحقیقاتی کمیٹی (بٹلر کمیٹی) کی رپورٹ جس پر ۱۴ فروری کو دستخط ہوئے تھے۔ آج شام کو برطانی پارلیمنٹ میں پیش ہوئی۔ یہ رپورٹ ایک مختصر اور مشفقہ ۵۲ صفحہ کی رپورٹ ہے۔ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ ہندوستانی ریاستیں آزاد ہندوستان کے ماتحت نہ ہونگی۔ نیز ریاستوں میں حکومت اعلےٰ کو مداخلت کا حق ہے۔

پشاور ۱۶ - اپریل - سردار عنایت اللہ خان ایک مختصر سی جمعیت کے ساتھ کابل کے مضافات میں پہونچ گئے ہیں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آپ قبیلہ ہزارہ کے لشکر کے ساتھ مل کر حملہ آور ہونگے۔

الہ آباد ۱۵ - اپریل - نینی جیل کے فساد کے مقدمہ کے سلسلے میں دو قیدیوں کو سزائے موت اور سات کو حبس دوام کی سزا ہوئی تھی۔ آج عدالت عالیہ میں اپیل پیش ہوئی۔ عدالت نے پھانسی والے ملزموں کو بری کر دیا۔ لیکن باقیوں کی سزا بحال رکھی۔ اور حکومت سے سفارش کی۔ کہ ان پر رحم کرے۔

مانڈلے ۱۶ - اپریل - ایک سب انسپکٹر پولیس پانچ ہزار روپیہ کے غبن کے الزام میں ماخوذ تھا۔ آج سیشن مجسٹریٹ نے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے اسے ایک سال تین ماہ قید بامشقت کی سزا دی۔ وہ سزا کا حکم سنا رہا تھا۔ کہ سب انسپکٹر مذکور نے مجسٹریٹ کی پشت کی طرف جا کر اس پر گولیوں کے تین فیر کئے ایک گولی پھیپھڑے کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔ اس کے بعد اس نے ریوالور اپنے اوپر چلائی۔ اپنے منہ میں گولی اتار لی۔ اور خود بھی ٹھنڈا ہو گیا۔

کلکتہ ۱۷ - اپریل - آنریبل نواب بہادر سید نواب علی چودھری نائب وائس پریزیڈنٹ بنگال ایگزیکٹو کونسل فوت ہو گئے۔ بنگال گورنمنٹ کے حکم کے ماتحت آپ کی یادگار میں حکومت بنگال کے تمام ماتحت دفاتر ۱۷ - اپریل کو بند رہے۔ اور سرکاری جھنڈے سرنگوں کئے گئے۔

کلکتہ ۱۷ - اپریل - ایک عورت کو چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے ایک ماہ قید کی سزا قانون تحفظ بچگان بنگال کے رو سے دی۔ اس عورت نے اپنی دس سالہ بچی کو شیر خوار بچہ دے کر خیرات مانگنے کے لئے بھیجا تھا۔ بچے انجمن بہبود اطفال کے حوالے کر دیئے گئے۔

مسٹر فرخ حسین بیرسٹر ایٹ لاء اطلاع دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے راجپال کے قتل کے مقدمہ میں ملزم علم دین کی طرف سے نہ تو انتقال مقدمہ کی کوئی درخواست پیش کی۔ اور نہ کوئی ایسی درخواست مسترد ہوئی۔ اخبارات میں غلط اطلاع شائع ہوئی ہے۔

کلکتہ ۱۷ - اپریل - سرکاری پارک میں غیر ملکی کپڑا جلانے کے سلسلے میں مسٹر گاندھی وغیرہ کو ایک ایک روپیہ جرمانہ کی جو سزا ہوئی تھی۔ اس کا اپیل عدالت عالیہ جسٹس مکرجی کی عدالت میں پیش ہوا۔ عدالت نے ملزم کی درخواست پر چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے خلاف حکم جاری کیا کہ وہ وجہ بیان کرے۔ اس کی سزا کیوں نہ منسوخ کر دی جائے۔

ناگپور ۱۵ - اپریل نامہ نگار ہمعصر لیڈر اطلاع دیتا ہے۔ کہ بالاس پور سے یہاں خبر آئی ہے۔ کہ ریلوے اسٹیشن پر ایک شخص بم لئے ہوئے گرفتار ہوا۔ پولیس تفتیش حالات اور معاملہ کی تحقیقات میں بڑی سرگرمی دکھا رہی ہے۔

کلکتہ ۱۹ - اپریل چھنور اضلع ہگلی کی پولیس نے ایسٹرن فرانٹیر رائفل کے چند آدمیوں کو ایک میلہ میں اودھم مچانے کی وجہ سے گرفتار کر لیا۔ جب انسپکٹر تھانہ میں ان کے بیانات قلمبند کر رہا تھا۔ تو اس رجمنٹ کے قریباً چالیس آدمیوں نے تھانہ پر حملہ کر دیا۔ سپاہیوں اور سنتریوں کو پیٹا۔ اور اپنے آدمیوں کو چھینے کی کوشش کی۔ راستہ میں انہوں نے دو دکانوں کو لوٹ لیا۔ آٹھ آدمیوں کو زخمی کیا۔ جن میں سے ایک عورت مر گئی ہے۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔

دہلی ۱۷ - اپریل - عدالت ... کے ... جج مسٹر بالک رام۔ آئی۔ سی۔ ایس آج شام کو یہاں پہنچتے ہی حرکت قلب کے بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔

پٹنہ ۱۸ - اپریل ایگزیکٹو کونسل کے رکن آنریبل مسٹر چیمبر ڈیوڈسن ۲۶ - اپریل کو قبل از دوپہر قائم مقام گورنر کے عہدے کا جائزہ لیں گے۔ اور اپنے سابقہ عہدے کا چارج بھی اسی وقت حوالہ کریں گے۔

پشاور ۱۸ - اپریل - معلوم ہوا ہے۔ کہ شیخ آباد میں حکمران کابل کے لشکر اور قبیلہ وردک کے مابین جو جنگ ہوئی تھی اس میں حکمران کابل کی فوج کو نقصان عظیم اٹھانا پڑا۔ سینکڑوں رائفلیں اور سامان جنگ فاتحین کے ہاتھ آیا۔ اس لڑائی میں ہزاروں آدمیوں کے ساتھ حکمران کابل کا باپ بھی گرفتار ہو گیا۔

پشاور ۱۸ - اپریل - افواہ ہے۔ کہ موجودہ حکمران کابل ہندوستان کے ساتھ ہفتہ وار ہوائی ڈاک کا سلسلہ قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

بنارس ۱۸ - اپریل - وبائے ہیضہ سے تعداد اموات میں ترقی ہو جانے سے بنارس میں تشویش و اضطراب پھیل رہا ہے۔

نیو دہلی ۱۸ - اپریل - دہلی کے مضافات میں ہیضہ نمودار ہو گیا ہے۔

پشاور ۱۸ - اپریل ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی

اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ امساک باراں کی وجہ سے قحط سالی کا سخت اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ باشندے اپنے گھروں کو چھوڑ کر پنجاب کو جا رہے ہیں۔ جن دیہات میں پانی مل سکتا تھا۔ وہاں شدت سرما اور طوفان سے فصلیں تباہ ہو گئیں۔

لاہور ۱۹ - اپریل - آج مسٹر لوئس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سنٹرل جیل میں علم الدین کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بالزام قتل راجپال کی سماعت کی۔ احاطہ عدالت کے باہر پولیس کا زبردست پہرہ تھا۔ ملزم دو کانسٹبلوں کی حراست میں ہتھکڑی پہنے ہوئے تھا۔ اور نہایت خاموشی سے بیٹھا ہوا جھوم رہا تھا۔ اس کا باپ بھی اس کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ استغاثہ کی طرف سے رائے صاحب مہتہ ایشر داس اور ملزم کی طرف سے خواجہ فیروز الدین بیرسٹر پیروکار تھے۔ ان کی امداد کے لئے ڈاکٹر اے۔ آر خالد بھی موجود تھے۔ خواجہ صاحب نے عدالت سے کہا۔ اب یہ مقدمہ میں نے لے لیا ہے۔ خواجہ صاحب کی درخواست پر مجسٹریٹ نے انہیں عدالت کے کمرہ میں ملزم سے چند منٹ گفتگو کرنے کی اجازت دے دی۔ ازاں بعد کارروائی شروع ہوئی۔ پانچ گواہوں کی شہادتیں ہوئیں وکیل ملزم نے عدالت سے درخواست کی۔ کہ ملزم کو سنٹرل جیل کے اندر تنہائی میں رکھا جاتا ہے۔ حالانکہ دوسرے زیر سماعت ملزم بورسٹل جیل میں اکٹھے رہتے ہیں۔ لہٰذا میرے موکل کو بھی دیگر زیر سماعت ملزموں کی طرح رکھا جائے۔ عدالت نے کہا۔ آپ کی درخواست سپرنٹنڈنٹ جیل کے پاس بھیجدی جائے گی۔ کیونکہ اس امر کا تصفیہ کرنے کا مجاز وہی ہے۔ اس قدر کارروائی کے بعد مقدمہ ۲۴ - اپریل پر ملتوی ہوا۔ چھرا ماہرین معائنہ کے لئے کلکتہ بھیجدیا گیا۔

ممالک غیر کی خبریں

لزبن ۱۷ - اپریل - سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سابق وزیر اعظم اور دیگر بہت سے آدمی گورنمنٹ کے خلاف سازش کرنے میں شریک ہیں۔ پولیس نے سابق وزیر اعظم اور دیگر لوگوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۴ - اپریل - سکاٹ لینڈ یارڈ کی خاص سیاسی برانچ کے دو افسروں کو عارضی طور پر معطل کر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس معطلی کی وجہ سکاٹ لینڈ کے بعض اسرار کا باہر نکل جانا ہے۔

ماسکو ۱۷ - اپریل - نیم سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ افغانی ایرانی سرحد پر خطرات سے لبریز حالات رونما ہونے کے سلسلہ میں اسسٹنٹ کمشنر امور خارجہ نے ایرانی سفیر کو تنبیہ کی ہے۔ کہ سوویٹ حکومت ان مساعی کو خاموشی سے برداشت نہیں کر سکتی۔ جو افغانستان کی سیادت و حرمت کے خلاف کی جا رہی ہیں۔ یا کی جائیں گی۔

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا)